قائداعظم کے حضور

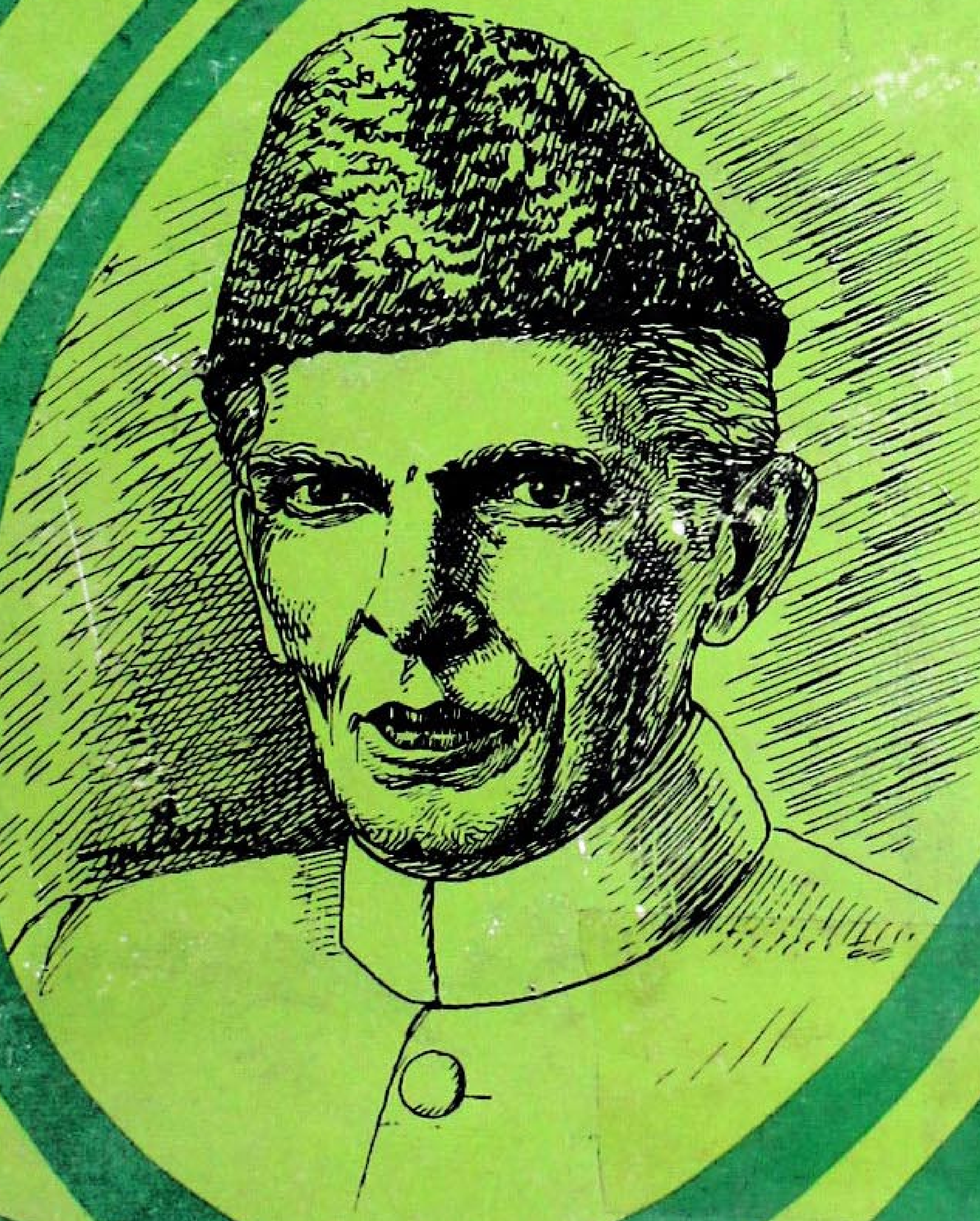

شہزاد پبلشرز - لاہور

Marfat.com

قائدِ اعظمؒ کے حضور

(شعرائے کرام کا نذرانۂ عقیدت)

مرتّبین

مصباح الحق صدّیقی

ایم۔اے (اردو) ایم۔اے (لائبریری سائنس)

تسنیم کوثر گیلانی

ایم۔اے۔ بی۔ ایڈ

شہزاد پبلشرز۔ لاہور

Marfat.com

جملہ حقوق بحق پبلشرز محفوظ

136024

سنِ طباعت	۱۹۷۶
تعداد	ایک ہزار
قیمت	۱۶ روپے

ناشر

شہزاد پبلشرز

۱- جان محمد روڈ- انارکلی، لاہور

طابع

وفاق پرنٹنگ پریس

ایبک روڈ، لاہور

Marfat.com

انتساب

محترمی جناب مولانا کوثر نیازی صاحب

وفاقی وزیر برائے مذہبی واقلیتی امور حکومت

پاکستان کے نام.........

Marfat.com

عرضِ احوال

غالباً گزشتہ دسمبر کا واقعہ ہے کہ محترم جناب ایس اے حامد صاحب، پرنسپل ایم۔اے۔او کالج لاہور، دیال سنگھ ٹرسٹ لائبریری تشریف لاتے۔ انھیں کالج میگزین کے قائدِ اعظم نمبر کے لئے میاں بشیر احمد کی مشہور نظم:

"ملّت کا پاسباں ہے محمد علیؒ جناح"

درکار تھی۔ چنانچہ پرانے اخباروں کی فائلوں میں یہ نظم تلاش کی گئی اور موصوف کو مطلوبہ نظم دیدی۔ اس دوران میں ہمیں یہ خیال آیا کہ پاکستان کے شعراء گاہے گاہے قائدِ اعظم کی خدمت میں جو نذرانہ ہائے عقیدت پیش کرتے رہے ہیں، ان میں سے اگر کچھ رنگا رنگ پھول چُن کر ایک گلدستہ بنا دیا جائے، تو یہ بھی قائدِ اعظمؒ کی خدمت میں خراجِ عقیدت پیش کرنے کا ایک دلکش اسلوب ہوگا۔ یہی خیال "قائدِ اعظم کے حضور" کی طباعت کا باعث بنا۔

اس سلسلہ میں ہمارے محبوب وزیرِ اعظم جناب ذوالفقار علی بھٹو صاحب قابلِ صد مبارکباد ہیں کہ انھوں نے ۱۹۷۶ء کو قائدِ اعظم کا سال قرار دیکر ان کی دلنشیں اور دلکش شخصیت کے نقوش اجاگر کرنے اور ان کی بانیٔ پاکستان اور ملّتِ اسلامیہ برصغیر کے ایک زبردست وکیل ہونے کی حیثیت کو مزید نمایاں کرنے کے مواقع بہم پہنچائے۔

Marfat.com

ہم جناب مولانا کوثر نیازی وفاقی وزیر برائے مذہبی امور کے تہہ دل سے ممنون ہیں کہ انھوں نے نہ صرف ہماری اس حقیر کوشش کو اپنے نام معنون کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی، بلکہ بانئ پاکستان حضرت قائداعظم کی خدمت میں اپنا نذرانۂ عقیدت بھی شامل کرنے کے لئے ارسال کیا۔

مزید عرض ہے کہ ہمارے لئے یہ دشوار تھا کہ ہم ان تمام شعرائے کرام کا، جن کا کلام زیر ترتیب مجموعے میں شامل ہے۔ فرداً فرداً شکریہ ادا کرتے۔ لہٰذا بصمیم قلب ان شعرا کے تہہ دل سے ممنون ہیں جن کی اجازت کے بغیر ان کا کلام اس مجموعہ میں شامل کیا گیا ہے۔

مرتّبین:

مصباح الحق صدیقی

و

تسنیم کوثر گیلانی

Marfat.com

"تعارُف"

قائدِ اعظمؒ کے حضور، شعرائے کرام کے نذرانہ ہائے عقیدت کا یہ انتخاب اس کے مرتبین (مصباحُ الحق صدیقی اور تسنیم کوثر گیلانی) کے حسنِ عقیدت، حسنِ ذوق اور حسنِ انتخاب کا ایک دلربا اور ولولہ انگیز اظہار ہے۔ قائدِ اعظمؒ کی عظیم شخصیت کے بارے میں بہت کچھ لکھا گیا ہے۔ اور ابھی بہت کچھ لکھا جائیگا اور لکھا جانا چاہیئے' مگر شعر کی بات اور ہے۔ یہاں شاعر ایک نظم بلکہ صرف ایک شعر میں بھی اس شخصیت کے تاریخی اثرات و احسانات کا احاطہ کر لینے پر قدرت رکھتا ہے اور زیرِ نظر انتخاب میں ایسی نظمیں اور ایسے اشعار بہ کثرت موجود ہیں جن میں مُسلمانانِ برِ صغیر کی ایک صدی کی تحریکِ آزادی کا نقطۂ اوج مجسّم ہو کر سامنے آجاتا ہے۔ اس انتخاب کے مرتبین، اہلِ تاریخ و سیاست اور اہلِ علم و فن کی طرف سے دلی تبریک و تعاون کے مستحق ہیں کہ انھوں نے محض سیاسی نقطۂ نظر ہی سے نہیں بلکہ علمی نقطۂ نظر سے بھی قائدِ اعظمؒ کی کامیاب جدّوجہد کے مثبت نتائج کی تہذیبی اور ادبی تحسین کا آغاز کیا ہے۔

احمد ندیم قاسمی

لاہور ۲۳ر اگست ۱۹۷۶ء

Marfat.com

فہرست عنوانات

نمبر شمار	عنوان	شاعر	صفحہ نمبر
۱	مردِ راہ داں	عبدالرؤف عروج	۵
۲	قائداعظم کی سالگرہ پر	میاں بشیر احمد	۷
۳	اے قائدِ مرحوم	حسن اختر جلیل	۸
۴	نقش لوح	آرزو لکھنوی	۹
۵	محسنِ اعظم	سید آل رضا لکھنوی	۱۰
۶	بیادِ قائدِ اعظم محمد علی جناحؒ	احسان دانش	۱۱
۷	دمِ شمشیر	اسد ملتانی	۱۲
۸	خراجِ عقیدت	اکبر کاظمی	۱۴
۹	قائدِ اعظمؒ	اکرم طاہر	۱۶
۱۰	قائداعظمؒ کا پیغام	الطاف مشہدی	۱۸
۱۱	محمد علی جناح	میاں بشیر احمد	۲۰
۱۲	قائداعظمؒ کے حضور میں	ڈاکٹر [illegible] مرحوم	۲۲
۱۳	قائداعظمؒ کے بعد	جمیل سبق	۲۴
۱۴	میر کارواں	ابوالاثر حفیظ جالندھری	۲۵
۱۵	قائدِ اعظم	حفیظ ہوشیارپوری	۲۶

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	شاعر	صفحہ نمبر
۱۶	قائدِ قوم	پروفیسر محی الدین خلوت	۲۷
۱۷	بہ یاد قائدِ اعظمؒ	رازؔ یوسفی	۲۸
۱۸	امیرِ کارواں	راغبؔ مراد آبادی	۲۹
۱۹	راہی	رضا ہمدانی	۳۰
۲۰	تیرے عزم مصمم کی قسم	روحی کنجاہی	۳۱
۲۱	بیادِ قائد	سید نبی	۳۳
۲۲	شاہِ شمشاد قداں خسرو شیریں دہناں	عطاءُ اللہ سجاد	۳۴
۲۳	مسٹر محمد علی	سید سلیمان ندوی	۳۵
۲۴	ملا نہ پھر کہیں لطف کلام تیرے بعد	سیف الدین سیف	۳۶
۲۵	تصویرِ عظمت	سید شبیرؔ بخاری	۳۷
۲۶	گیارہ ستمبر	شرقی بن شائق	۳۸
۲۷	بیادِ قائدِ اعظم	شکیب جلالی	۴۰
۲۸	آماجگاہِ نظر (مزارِ قائدِ اعظمؒ)	عبد الغنی شمس۔	۴۱
۲۹	سروِ ریاض پاکستان	شیر افضل جعفری	۴۳
۳۰	ترانہ	صدیق کلیم	۴۴
۳۱	قائدِ اعظم زندہ ہے	سید ضمیر جعفری	۴۶
۳۲	یہ ترا سال قائدِ اعظمؒ	طاہر علی رضوی	۴۸
۳۳	پاکستان	مولانا ظفر علی خاں	۴۹

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	شاعر	صفحہ نمبر
۳۴	قندیل آرزو	سیّد عابد علی عابد	۵۰
۳۵	قائد اعظمؒ	عبرت صدیقی	۵۱
۳۶	معمارِ پاکستان کے حضور میں	عشرت رحمانی	۵۳
۳۷	قائد اعظم کا نام	عبدالعزیز فطرت	۵۴
۳۸	میر کارواں کا پیغام	قتیل شفائی	۵۵
۳۹	قائد اعظمؒ	قمر لدھیانوی	۵۶
۴۰	قائدِ اعظم کی آواز	قیوم نظر	۵۷
۴۱	تجدید عہد	سیّد عطا حسین کلیم	۵۹
۴۲	اے قائدِ اعظمؒ	مولانا کوثر نیازی	۶۱
۴۳	یادوں کی بارگاہ میں	لیاقت صہبائی	۶۳
۴۴	شعلہ و شبنم	ماہر القادری	۶۵
۴۵	قائد اسلامیاں تو تھا	مرتضیٰ علی زیدی	۶۷
۴۶	قائد اعظمؒ	معین الدین قریشی	۶۸
۴۷	قائد اعظمؒ	مقبول احمد سیّد	۶۹
۴۸	قائد اعظمؒ کے بعد	منظر صدیقی اکبر آبادی	۷۰
۴۹	پاکستان اور قائد اعظمؒ	منظور احسن عباسی	۷۱
۵۰	شعلۂ ماب	قمر ہاشمی	۷۳
۵۱	قائد اعظمؒ	احمد ندیم قاسمی	۷۵
۵۲	ایک منزل ایک قدم	نور بجنوری	۷۷

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	شاعر	صفحہ نمبر
۵۳	بیادِ قائدِ اعظمؒ	محمد قاسم نوری	۷۹
۵۴	قائدِ اعظمؒ	عاطر ہاشمی	۸۰
۵۵	مردِ حق گو	عارف حجازی	۸۱
۵۶	یومِ قائدِ اعظمؒ	ظہیر نیاز بیگی	۸۴
۵۷	قائدِ اعظم کے حضور میں	توقیر زہرا	۸۵
۵۸	حضرت قائدِ اعظم سے	زاہد الحسن زاہد	۸۶
۵۹	۲۵ دسمبر	شاہد رومانی	۸۸
۶۰	قائدِ اعظم کے حضور	مصباح الحق صدیقی	۸۹
۶۱	بدل دیں قائدِ اعظم نے اک ملت کی تقدیریں	بشیر فاروق	۹۰
۶۲	نذرانۂ عقیدت	شمس وارثی لکھنوی	۹۱
۶۳	رہبر	منظور عارف	۹۳
۶۴	ذکرِ قائد	راجہ رشید محمود	۹۵
۶۵	قائدِ اعظم کے حضور	تسنیم کوثر گیلانی	۹۷
۶۶	حسرت تعمیر	ناصر کاظمی	۹۹
۶۷	لہرایا ترے ہاتھ نے اسلام کا پرچم	صغیر حسین خاں نظیر لدھیانوی	۱۰۱
۶۸	قائدِ اعظمؒ	ہدایت اللہ اختر	۱۰۳

Marfat.com

مردِ راہ داں

عبدالرؤف عروج

قبائے شب پہ ستاروں کی ملگجی سی لکیر — سرشکِ دیدۂ دل کی بہار کاری تھی
سکوت چیخ رہا تھا خلائے وحشی کا — سکوں نژاد فضاؤں میں بیقراری تھی
نہ آرزو نہ تمنا نہ آگہی نہ طلب — دلوں پہ ایک گماں زادِ موت طاری تھی

عمیق سوچ کی دانش گداز راتوں میں — کوئی چراغ نہ تھا اہلِ کارواں کے لئے
فتادہ گام۔ بہر گام صاحبانِ سفر — ترس رہے تھے کسی مردِ راہ داں کیلئے

قلندرانہ عزائم کی مشعلیں لے کر — بہ التہابِ جنوں ایک رہنما اُٹھا
رکھی تھی نبضِ زمانہ پہ انگلیاں اسکی — مزاجِ عصر کو پہچانتا ہوا اُٹھا
نشاطِ کارِ ہوس کے طلسم ٹوٹ گئے — حجابِ مرحلۂ فکر و ارتقا اُٹھا

دمِ مسیح وہی تھا وہی یدِ بیضا، — کفِ غبار کو تنویرِ آفتاب ملی
حریفِ ورطۂ غم، کوکبِ جلال ہوئے — ضمیرِ وقت کو تقدیرِ انقلاب ملی

جمودِ کہنہ و افسردہ کی گرانی میں — دلوں کو دولتِ انوار سونپ دی اس نے
غمِ حقائقِ سنگیں کے زیردستوں کو — متاعِ عظمتِ کردار سونپ دی اس نے

اسی کا سازدرا - یعنی اتحاد و عمل
یہ اہتمام یقیں حوصلہ بڑھاتا ہے
قدم قدم پہ نئی منزلیں اُبھرتی ہیں
اسی کا سحرِ نظر راستہ دکھاتا ہے
اسی کی رُوح کا پرتو اسی کے عزم کا عکس
دل و دماغ کے پردوں پہ تھرتھراتا ہے

نشیدِ حُریتِ فکر، آرزو اس کی
اسے زمانہ بڑی حیرتوں سے تکتا ہے
یہ بیکرانہ و مستانہ زندگی کا خرام
یہ ارتقا کے قدم کون روک سکتا ہے

سلام اس کے خجستہ نظر جوانوں پر
گزر رہے ہیں ہر اک رہ سے سر اُٹھائے ہوئے
جنوں نے محو کیے نسل و رنگ کے طاغوت
خیال و فکر و نظر کی صفیں جمائے ہوئے

Marfat.com

قائدِ اعظم کی سالگرہ پر!

میاں بشیر احمد

گلشنِ ہند میں ہے پھول کھلا آج کے دن
جس کی خوشبو سے مہکتی ہے فضا آج کے دن

آج دنیا میں بہار اور خزاں سر بہ ٹھ بار
رنگ و بو پھر بھی ہے اس گل کا سوا آج کے دن

آج کے دن جو کراچی میں ہوا وہ پیدا
روح پرور ہے کراچی کی ہوا آج کے دن

ہے مسلماں کے لیے بھی یہ "بڑا دن" لاریب
اک مسیحا نفس اس کو بھی ملا آج کے دن

قطرۂ خوں جو گرا اس کا تو اٹھی یہ صدا
"غازیٔ قوم ہے رشکِ شہدا آج کے دن"

قوم کی راہ نمائی کرے سو سال جئے
دلِ مسلم سے نکلتی ہے دُعا آج کے دن

Marfat.com

مرے قائدِ مرحوم

حسن اختر جلیل

پنہاں تھی تری خاک میں وہ آتش موہوم
اک روز بدلنا تھا جسے قوم کا مقسوم
ہمت تھی تری اور مدد قادر وقیوم
اے قائدؒ مرحوم ! مرے قائدِ مرحوم

بھڑکی جو وہ آتش تو جلا خرمنِ باطل
وہ قوم ہوئی گردش دوراں کے مقابل
درپے تھا دو صد سال سے جس کے فلک شوم
اے قائدِ مرحوم ! مرے قائدِ مرحوم

رستے میں نمودار تھے سو طرح کے پیچاک
لیکن نہ رکا قافلۂ جرأت بے باک
آزاد ہوئے تیری قیادت میں یہ محکوم
اے قائدِ مرحوم ! مرے قائدِ مرحوم

اے رہبر فرزانہ وائے مردِ یگانہ
ترسے گا قیادت کو تری ایک زمانہ ،
سرنامۂ ہستی پہ ترا نام ہے مرقوم
اے قائدؒ مرحوم ! مرے قائدِ مرحوم

Marfat.com

نقشِ لوح

آرزو لکھنوی

شاد جو نیک ذات سے ربّ نام ہوگیا — مل کے محمدؐ و علیؓ ایک ہی نام ہوگیا
چھا گئیں آ کے آرزو دونوں جہاں کی برکتیں — عقل کنیز ہوگئی، ہوش غلام ہوگیا
قوم کی نبض انتشار رو بہ زوال دیکھ کر — چارہ گری کچھ ایسی کی ٹھیک نظام ہوگیا
جوشِ عمل بلا غرض، حسنِ سلوک بے ریا — یوں ہوا وقفِ کارِ قوم فخرِ انام ہوگیا
ایک زبان ایک بات پہ لگے ہوئے تھے کان — منہ سے جو کچھ نکل گیا حکم وہ عام ہوگیا
بہرِ اطاعت آپ ہی جھک گئے سرکشوں کے سر — دارِ فتن تھا جو مقام دار السلام ہوگیا
کم تھا نہ خوابِ قوم کا، خوابِ گرانِ مرگ سے — چونکے تو چونکے اس طرح سونا حرام ہوگیا
تیز سے تیز تر ہوا جوش میں جذبۂ عمل — فاصلہ جو منزلوں کا تھا ایک ہی گام ہوگیا
مہلتِ دم زدن کہاں، کثرتِ کار کے سبب — رات بھی ختم ہوگئی دن بھی تمام ہوگیا
فوقِ تدبّرِ جناح، مان گئے مدبّرین — بحث تمام ہوگئی ختم کلام ہوگیا
جنگ بغیر فتحیاب، خون بغیر سرخرو — یوں جو کبھی ہوا نہ تھا یوں ہی وہ کام ہوگیا

بن گئی سلطنت نئی، ہوگئی قوم حکمراں
اُٹھ گیا کہہ کے کارکُن کام تمام ہوگیا

محسنِ اعظمؒ

سیّد آلِ رضا لکھنوی

تو اپنا محسنِ اعظم ہے قائدِ اعظم
ترا خیال، ترا پاسِ غم کبھی نہ مٹے

چمک جو ہوتی ہے داغِ اَلم میں رہ کر
یہ رہنمائی داغِ اَلم کبھی نہ مٹے

خدا سے لے کے دیا تو نے ہم کو پاکستان
یہ وہ کرم ہے کہ یادِ کرم کبھی نہ مٹے

سمجھ کے کچھ تو یہ نعمت عطا ہوئی ہمکو
یہ فکر معتبر و تازہ دم کبھی نہ مٹے

اس اقتدار پہ فائز کیا ہمیں تو نے
کہ نبھ سکے تو یہ اپنا بھرم کبھی نہ مٹے

تری طرح جو سمجھ لیں مزاجِ خودداری
خودی کا پاس، خدا کی قسم کبھی نہ مٹے

ہوائیں خاک اڑاتی ہیں اور اڑائیں گی
خدا کرے ترا نقشِ قدم کبھی نہ مٹے

بیادِ قائدِ اعظم محمد علی جناحؒ

احسان دانش

اک میرِ کارواں کا سفر یاد آ گیا — آنکھوں کو سیلِ خونِ جگر یاد آ گیا
اک چیخ تھی جو قوم کو بیدار کر گئی — اک موج تھی جو دامنِ دریا کتر گئی
سیلاب تھا جو سب خس و خاشاک لے گیا — خفتہ دلوں کو جذبۂ بیدار دے گیا
اک ابر تھا جو دشت کو سیراب کر گیا — مرتی ہوئی زمین کو شاداب کر گیا
اک روشنی تھی جس نے اجالے ہیں راستے — شعلوں کے جنگلوں سے نکالے ہیں راستے
اک نور تھا جو نار کو خاموش کر گیا — پستی کو بامِ طور کے ہمدوش کر گیا
اک ابر تھا جو بادہ لٹاتا گزر گیا — اک شعلہ پر تھا، گونجتا گاتا گزر گیا
اک صاحبِ جفا تھا جو کام اپنا کر گیا — جس سمت آنکھ اٹھ گئی عالم سنور گیا
اب یہ دعا کرو کہ ہو اس ملک کو ثبات — جس سے ملی ہے ہم کو نئی قوتِ حیات
پیدا ہوں اہلِ علم و عمل جا بجا یہاں — دانشوروں میں دین اتارے خدا یہاں
ہر عسکری وراثتِ حق کا امین ہو — ہر آدمی پہ مردِ خدا کا یقین ہو

ہر فرد سے ہو اسوۂ صفدر آشکار
لوٹ آئے صحنِ باغ سے جاتی ہوئی بہار

Marfat.com

دمِ شمشیر

اسدؔ ملتانی

نطق فریادی ہے کس کی شوخیٔ تقریر کا
ہوگیا مشکل تحمّل شعلۂ تاثیر کا

کٹ گیا دَورِ غلامی • بٹ گیا برِّ عظیم
مردِ حق کا قولِ فیصل تھا کہ دمِ شمشیر کا

شاعرِ مشرق نے پاکستان کا دیکھا تھا خواب
قائدِ اعظم نے ساماں کر دیا تعبیر کا

عصرِ حاضر کی سیاسی ظلمتوں کے درمیاں
نورِ حق کرنا عیاں، لانا تھا جوئے شیر کا

حرّیت کے ایک ہی پہلو پہ تھی سب کی نظر
دوسرا رُخ اس نے روشن کر دیا تصویر کا

قوّتِ عزم و یقیں سے اس نے ثابت کر دیا
کس طرح تدبیر کرتی ہے عمل تقدیر کا

تھا سبب حسنِ تدبّر حق پرستی اور خلوص
رہبرِ فرزانہ کی اس قوّتِ تسخیر کا

معجزے سے کم نہ تھی گو کشورِ نو کی بنا
مرحلہ دشوار تر ہے قوم کی تعمیر کا

ربطِ ملّت کے لئے درکار ہے ایسا نظام
جو کہ صورت گر بنے ہر فرد کی تقدیر کا

اس کی مضبوطی پہ کر سکتے ہیں کیونکر اعتماد
ایک بھی حلقہ اگر کمزور ہو زنجیر کا

قائدِ اعظمؒ رہے گا خُلد میں بھی بے قرار
حل نہیں ہوتا ہے جبتک مسئلہ کشمیر کا

Marfat.com

خراجِ عقیدت

اکبر کاظمی

وفا شعار خود آشنا شعور پرست
تری خودی کے تقدس کے اب بھی قائل ہیں
خود آگہی کے امیں راست گوئی کے شیدا
ترے شعور و تدبّر کے اب بھی سائل ہیں

ترے مذاقِ عمل سے حیات نو لے کے
روش روش پہ چمن کی نیا نکھار آیا

ترا خلوص ترا عزم اور ترا ایثار
مرے وطن کے لئے اک عظیم لُت ہے
وطن کو اب بھی حقیقی مسرتوں کے لئے
اُسی بصیرت و اخلاص کی ضرورت ہے

Marfat.com

ذرا یہ پوچھ تو ملّت کے ناخداؤں سے
دیئے تھے تو نے جو گلشن کو پھول زندہ ہیں
جو ہو سکے تو کسی گوشۂ عمل سے پکار
وہ قوم زندہ ہے جس کے اصول زندہ ہیں
عظیم راہنما ارضِ پاک کے خالق
یہ دور تیری قیادت کو یاد کرتا ہے

Marfat.com

قائدِ اعظمؒ

اکرم طاہر

پھر قوم ہے اور دشمنوں کی یورشِ پیہم
پھر ارضِ وطن خونِ شہیداں سے ہوئی نم
——— اے قائدِ اعظم

کفّار کی یلغار ہے بڑھتی ہوئی یلغار
اور غازیوں کا وار، بہر سمت دما دم
——— اے قائدِ اعظمؒ

ہم صفحۂ ایّام پہ اک حرفِ جلی ہیں
ہم ہیں ترے ایمان کی تصویرِ مجسّم
——— اے قائدِ اعظمؒ

یہ ہاتھ تو کٹ سکتے ہیں وہ گر نہیں سکتا
ہم نکلے ہیں اس شان سے لیکر تیرا پرچم
——— اے قائدِ اعظمؒ

ایمان ہے تنظیم ہے اور جوشِ اخوّت
صد شکر کہ اب کے سر و ساماں نہیں ہم
——— اے قائدِ اعظمؒ

تو نے جو دیا تُند ہواؤں میں جلایا
ہے خوں سے ہمارے کبھی روشن کبھی مدھم
—————— اے قائدِ اعظمؒ

پھر آج تری روح سے پیماں ہے ہمارا
کٹ جائیں گے میدان سے ہٹنے کے نہیں ہم
—————— اے قائدِ اعظمؒ

Marfat.com

قائدِ اعظمؒ کا پیغام

الطاف مشہدی

کل شام کہ تخیّل کو سُوجھے تھے طرارے
اُگ آئے تھے افلاک کی کھیتی میں ستارے

کرنوں کی جبینیں تھیں تبسّم ہی تبسّم
جھونکوں کی زبانیں تھیں ترنّم ہی ترنّم

ہر پھول کی پیشانی میں اک نور تھا بیدار
ندّی کی رِدائی میں بھی اک طور تھا بیدار

ہر لمحے کی آغوش میں فانوس جلا تھا
نغمات کی انگڑائی میں ماحول ڈھلا تھا

نیندوں کے در و بام پہ پر تول رہا تھا
خوابوں کی بلندی سے کوئی بول رہا تھا

اے قوم کی قسمت کے چمکتے ہوئے تارو
تفریق کے سورج کو دھندلکوں میں اتارو

Marfat.com

جن ہونٹوں میں دیکھے گئے سونے کے نوالے
ان ہونٹوں پہ اب ڈال دو فولاد کے تالے
انسان کے پہرے میں ہوں انسان کے اوسان
تاریخ ہے اس مصلحت وقت پہ حیران
انسان کی تحویل میں انسان کا فرزند
ہو جاتا نہیں کس لئے انفاس کا دربند
لے آؤ بیابان میں گلشن کی ہوا کو
ہموار بنا ڈالو بم و زیر فضا کو

Marfat.com

محمد علی جناح

میاں بشیر احمد

مِلّت کا پاسباں ہے محمد علی جناح
مِلّت ہے جسم۔ جاں ہے محمد علی جناح

صد شکر پھر ہے گرمِ سفر اپنا کارواں
اور میرِ کارواں ہے محمّد علی جناح

بیدار مغز۔ ناظمِ اسلامیانِ ہند
ہے کون؟ بے گماں ہے محمد علی جناح

تصویرِ عزم، جانِ وفا، روحِ حُرّیت
ہے کون بے گماں ہے محمد علی جناح

رکھتا ہے دل میں تاب و تواں تو کروڑ کی
کہنے کو ناتواں ہے محمّد علی جناح

رگ رگ میں اس کی ولولہ ہے حُبِّ قوم کا
پیری میں بھی جواں ہے محمّد علی جناح

Marfat.com

لگتا ہے ٹھیک جا کے نشانے پہ جس کا تیر
ایسی کڑی کماں ہے محمّد علی جناح

ملّت ہوئی ہے زندہ پھر اس کی پکار سے
تقدیر کی اذان ہے محمّد علی جناح

غیروں کے دل بھی سینے کے اندر دہل گئے
مظلوم کی فغاں ہے محمّد علی جناح

اے قوم اپنے قائداعظم کی قدر کر
اسلام کا نشاں ہے محمّد علی جناح

عمرِ دراز پائے مسلماں کی ہے دعا
ملّت کا ترجماں ہے محمد علی جناح

نوٹ
یہ نظم آل انڈیا مسلم لیگ کے اجلاس منعقدہ ۲۳ مارچ ۱۹۴۰ء کو
اقبال پارک (سابقہ منٹو پارک) میں قائداعظم کی صدارت میں پڑھی گئی۔

Marfat.com

قائدِ اعظمؒ کے حضور میں

ڈاکٹر تاثیر مرحوم

ریاض عرش کی زینت ہے آشیاں تیرا
تری نوا کے مناسب ہے گلستاں تیرا
فضائے عرشِ معلّٰی میں شاد کام ہے تو
بقدرِ ہمّتِ عالی، فلک مقام ہے تو
مقامِ اوج پہ تکمیلِ ذات کرتا ہے،
خدائے عرش سے کسبِ صفات کرتا ہے
ترے جہاں میں زمان و مکاں کی قید نہیں
یہاں کی قید نہیں ہے وہاں کی قید نہیں

136026

Marfat.com

کبھی یہاں کا بھی آیا ہے پر خیال تجھے
ملائکہ نے کہا ہے، ہمارا حال تجھے
ترے طریق پہ چلتا ہے کارواں تیرا ؟
ہمارے ملک میں ہے کوئی رازداں تیرا

Marfat.com

قائدِ اعظمؒ کے بعد

جمیل نقوی

تیرگی اُمڈی، فضاؤں سے اُداسی برسی
راہبر قافلہ والوں سے کہیں چھوٹ گیا

زندگی موت سے سرگوشیاں کرنے کو بڑھی
سانس رُکنے لگا احساس کا دم ٹوٹ گیا

حال نے ماضی کے پردوں کو اُلٹنا چاہا
سرد پتھریلی سیاہی کے سوا کچھ نہ ملا

ہر طرف پھیلے ہوئے دُھندلے بھیانک سائے
وقت کو تیرہ نگاہی کے سوا کچھ نہ ملا

یہ بھی ممکن تھا سسکتے ہوئے غمگیں لمحے
وقت کی گود میں سو جائیں ہمیشہ کیلئے

آرزوؤں کے محلّوں میں اندھیرا چھا جائے
آخری بار بھڑک اُٹھیں تصوّر کے دیئے

لیکن اک مردِ مجاہد نے بہ اندازِ جمیل
ڈگمگاتے ہوئے حالات کا رُخ موڑ دیا

عزم، تنظیم، اخوت، کی جلائی قندیل
ایک پُرہول اندھیرے کا سکوں توڑ دیا

جھلملاتے ہوئے تاروں کی نگاہیں جھپکیں
چاند اک اُبھرا فضاؤں سے مگر ڈوب گیا

"خوش درخشید ولے جلوۂ مستعجل بود"
پیکرِ نور ادھر نکلا اُدھر ڈوب گیا

بہتے دریاؤں کا رُخ پھیرنا دشوار نہیں
عقلِ انساں بدل دیتی ہے تاریخ کی چال

آسماں بدلے، زمیں بدلے، زمانہ بدلے
لیکن احکامِ مشیّت کا بدلنا ہے محال

Marfat.com

میرِ کارواں

ابوالاثر حفیظ جالندھری

اس کی نگاہ ، ظلم شکن ، برق پاش تھی
سیلابِ بے پناہ میں ساحل تراش تھی
کشتی میں تھا وہ عزم کے دریا لئے ہوئے

کشتی کو ڈوبنے سے بچاتا ہوا بڑھا
ملّت کے حوصلوں کو بڑھاتا ہوا بڑھا
نکلا بھنور سے قوم کا بیڑا لئے ہوئے

اس ناخدا کو دستِ خدا نے اُٹھا لیا
غازی کو بڑھ کے سایۂ رحمت نے چھا لیا
رخصت ہوا شہید کا رُتبہ لئے ہوئے

Marfat.com

قائدِ اعظمؒ

حفیظ ھوشیارپوری

مزارِ قائدِ اعظم پہ زائروں کا ہجوم
نیاز و عجز کے عالم میں سر جُھکائے ہوئے
جبیں پہ گردِ الم بے کسی نگاہوں میں
دلوں کو محشرِ ضبط و سکوں بنائے ہوئے
بتا رہا ہے یہ اندازِ خود فراموشی
کسی کی یاد کو سینوں سے ہے لگائے ہوئے
یہ فرطِ جوشِ عقیدت یہ انتہائے خلوص
مگر چراغ ارادوں کے جھلملائے ہوئے

جبیں پہ گردِ الم دل میں یاد لب پہ دُعا
اُسی کو زیست کا حاصل سمجھ لیا تم نے
حریفِ پائے طلب بن سکا نہ دستِ دعا
وہ جس نے آج بلندی پہ تم کو پہنچایا،
اَب اس کی خاک کو منزل سمجھ لیا تم نے
بڑھے چلو کہ تمہیں فرصتِ دُعا بھی نہیں
بڑھے چلو کہ اسے حاجت دُعا بھی نہیں

Marfat.com

قائدِ قوم

پروفیسر محی الدّین خلوت

اے صدرِ بزمِ علم و عمل پیکرِ یقیں — تاباں ہے مثلِ ماہِ منوّر تری جبیں
تو نے بنایا قوم کا درد آشنا ہمیں — تاریکیٔ حیات میں بخشی ضیا ہمیں
دن قوم کے پھرے تری سعیٔ بلیغ سے — ہر سمت جام چھلکے مئے انبساط کے
جب تک شعاعِ مہر ہے رقصاں بروئے آب — جبتک مزاجِ دہر میں ہے رنگِ انقلاب
جب تک چمن میں فصلِ بہاراں کا ہے گزر — جبتک چمن میں کھلتے ہیں غنچے دمِ سحر

قائم رہے گا صفحۂ ہستی پہ تیرا نام ،
رحمت کے پھول برسیں گے تربت پہ صبح و شام

بہ یادِ قائدِ اعظمؒ

راز یوسفی

خون چکیدہ ہی رہا دیدۂ تر تیرے بعد
پھر رفو ہو نہ سکا چاکِ جگر تیرے بعد

اُلجھے اُلجھے سے رہے فکر و نظر کے گیسو
کھوئے کھوئے سے رہے شام و سحر تیرے بعد

پھیکی پھیکی سی رہی محفلِ مہتاب و نجوم
شب گزیدہ سا رہا نورِ سحر تیرے بعد

قلبِ مجروح کو پھر مرہمِ تسکیں نہ ملا
تشنۂ دید رہا ذوقِ نظر تیرے بعد

پا کے منزل نہ رہا جن کو شعورِ منزل
وائے ناکامیٔ اربابِ سفر! تیرے بعد

گو زمانے نے بہت کروٹیں بدلیں، لیکن
منتظر تیرے رہے اہلِ نظر تیرے بعد

Marfat.com

امیرِ کارواں

رآغب مُرادآبادی

زہے اے قائدِ اعظمؒ امیرِ کارواں تو تھا
مسلمانانِ شرق و غرب کی روحِ رواں تو تھا

بیاں کرتا تھا تو تفسیرِ آئینِ جہاں بانی
یقیناً ہر نظامِ سلطنت کا رازداں تو تھا

نظر سے اہلِ ایماں کی ترے جوہر نہ تھے مخفی
متاعِ عظمتِ دینِ مُبیں کا پاسباں تو تھا

ستائش کی نہیں محتاج تیری شانِ دارائی
تعالیٰ اللہ مسلمانوں کے دل پر حکمراں تو تھا

کیا ہر عقدۂ مشکل کو آسانی سے حل تو نے
مسلمانوں کو بخشی ندرتِ فکر و عمل تو نے

Marfat.com

وہ آ پہنچی ترے ہر خواب کی تعبیر کی منزل
نہیں کچھ دور اب آزادیٔ کشمیر کی منزل
ہیں شمع رو ترا نقشِ قدم اے قائدِ اعظمؒ
ترے عزمِ مصمم کی قسم اے قائدِ اعظمؒ

Marfat.com

بیادِ قائد

سبطِ نبی

تیری اک آواز لاکھوں ظلمتوں کو کھا گئی
قوم کی ڈوبی ہوئی کشتی کنارے آ گئی

تو نے ملّت کو دیا درسِ جہادِ زندگی
سینکڑوں سالوں سے جو زنجیر استبداد کی
قوم کے احساس کا تازہ لہو پیتی رہی،
تو نے اے قائد! وہ زنجیرِ غلامی توڑ دی

تیرا احساسِ تگ و دو تیرا پیمانِ قومی
ایک ہی جنبش سے دنیا میں اُجالا کر گیا

شاہِ شمشاد قداں خسروِ شیریں دہناں

عطاء اللہ سجاد حافظ

[redacted]

اس کی زیبائی قامت تھی قیامت کا نشاں
اس گلستاں میں تھا وہ شہِ شمشاد قداں

اس کے ہر گام پہ اک حشر بپا ہوتا تھا
اس کے انداز کو پہنچا نہ کوئی سروِ رواں

اس کے ہر لفظ میں اک سحر تھا، رعنائی تھی
اس کے ہر لفظ میں تھا سوزِ دروں، عزمِ جواں

وہ جب اٹھا کہ الٹ دے رخِ باطل سے نقاب
برہمن چونک کے بولا حذر اے پردگیاں

اس نے جو بات کہی، ہو کے رہی وہ آخر
یوسفِ قوم کو لے آیا وہ سوئے کنعاں

خاکِ پاک اس کی ہے آسودہ بظاہر ورنہ
چشم اس کی ہے سوئے قوم ابھی تک نگراں

اپنے جمہور کا جو درد تھا اس کے دل میں
کنجِ مرقد میں اسے رکھتا ہے وہ دردِ تپاں

Marfat.com

مسٹر محمّد علی

سیّد سلیمان ندوی

اک زمانہ تھا کہ اسرارِ دروں مستور تھے
کوہِ شملہ جن دنوں ہم پایۂ سینا رہا،

جب کہ داروئے وفا ہر درد کا درماں رہی
جب کہ ہر ناداں عطائیؔ بوعلی سینا رہا

جب ہمارے چارہ فرما زہر کہتے تھے اسے
جس پہ اب موقوف ساری قوم کا جینا رہا

بادۂ حبّ وطن کچھ کیف پیدا کرسکے
دور میں یوں ہی اگر یہ ساغر و مینا رہا

علّتِ دیرینہ سے گو اصلی قوی بیکار رہیں
گوشِ شنوا ہے نہ ہم میں دیدۂ بینا رہا

پر مریضِ قوم کے جینے کی ہے کچھ کچھ اُمید
ڈاکٹر اس کا اگر مسٹر علی جیتا رہا۔

نوٹ:۔ قائداعظم پر سب سے پہلی نظم ۱۹۱۶ء میں لکھی گئی۔

Marfat.com

سیف الدین سیف

ملا نہ پھر کہیں لطفِ کلام تیرے بعد
حدیثِ شوق رہی ناتمام تیرے بعد

جو تیرے دستِ حوادث شکن میں دیکھی تھی
وہ تیغ پھر نہ ہوئی بے نیام تیرے بعد

بجھی بجھی سی طبیعت ہے بادہ خواروں کی
اداس اداس ہیں مینا و جام تیرے بعد

بنا ہے حرفِ شکایت سکوتِ لالہ و گل
بدل گیا ہے چمن کا نظام تیرے بعد

ادائے حسن کا لطفِ خرام بے معنی
سرودِ شوق کی لذت حرام تیرے بعد

ترس گئی ہے سماعت تری صداؤں میں
سنا نہ پھر کہیں تیرا پیام تیرے بعد

وہ انقلاب کی رو پھر پلٹ گئی افسوس
بلند بام ہیں پھر زیرِ دام تیرے بعد

مثالِ نجمِ سحر جگمگا کے ڈوب گیا
ہمیں سفینہ کنارے لگا کے ڈوب گیا

Marfat.com

تصویرِ عظمت

سیّد شبیّر بخاری

ملّت کے مقدر کی تعمیر ہے پاکستاں
اسلاف کی عظمت کی تصویر ہے پاکستاں

اُبھرا ہے افق سے پھر خورشید صداقت کا
ظلماتِ تعصب میں تنویر ہے پاکستاں

صد شکر کہ کام آخر تدبیر جناح آئی
بے لوث قیادت کی توقیر ہے پاکستاں

جو قلبِ مسلماں میں انگڑائیاں لیتا تھا
اس رازِ خلافت کی تفسیر ہے پاکستاں

مغرب کے دھندلکوں میں چمکا ہے ہلال آخر
لوحِ دلِ گیتی پر تحریر ہے پاکستاں

وقت است کہ اے مسلم از خواب گراں خیزی
وقت است کہ در عالم نقشِ دگر انگیزی

Marfat.com

گیارہ ستمبر

مشرقی بن شائق

پھولوں کے رنگ روپ کی تقدیر مر گئی
جس دم بہارِ صحن چمن سے گذر گئی

وہ کونسا بھنور تھا جہاں کشتیٔ امید
سرمایۂ حیات کو لے کر اُتر گئی

اک رہبرِ عظیم جو ہم سے جُدا ہوا
محسُوس یوں ہوا کہ قیامت گزر گئی

یہ آنچ جو اُٹھی تھی غمِ افتراق سے
یہ آنچ زندگی کی تپش سرد کر گئی

رستہ وہی ہے مرحلۂ شوق بھی وُہی
لیکن دلوں سے عظمتِ سوزِ سفر گئی ،

Marfat.com

ہر آنکھ پوچھتی ہے نظر کی زباں سے
اُتری جو تھی وطن میں کرن وہ کدھر گئی

اک روشنی تھی قائدِ اعظم کے روپ میں
اس روشنی پہ موت کی ظلمت بکھر گئی

اس حادثے کا صدمہ بہت ہی مہیب تھا
اس حادثے سے چشمِ مشیت بھی ڈر گئی

شرقی اسی گیارہ ستمبر کی ہے گھڑی
اک سوگوار رنگ، طبیعت میں بھر گئی

Marfat.com

بیادِ قائدِ اعظمؒ

شکیب جلالی

کفِ صبا پہ مہکتا ہوا گلاب تھا تو

روش روش تری خوشبو سے مشکبار ہوئی

کرن کرن ترے پرتو سے تابدار ہوئی

کفِ صبا پہ مہکتا ہوا گلاب تھا تو

نگارِ موسمِ گل کی جبیں کا داغ ہیں ہم

ہمیں سے لالہ و گل کی قبا رفو نہ ہوئی

ہمیں سے زحمتِ تائیدِ رنگ و بو نہ ہوئی

نگارِ موسمِ گل کی جبیں کا داغ ہیں ہم

مہ و نجوم کے جھرنوں پہ نغمہ خواں ہوتے

تجھے جو خضر سمجھتے تو ہم یہاں ہوتے

آماجگاہِ نظر

(مزارِ قائدِ اعظمؒ)

عبدالغنی شمس

بہ جذبِ فراواں، میں پھر گام زن ہوں ابھی رہگذر پر
کہ جس کے جلو میں، نہایت ہی سادہ سی ہے اِک عمارت
نہ دیوار و در دلکش و خوبصورت
نہ دستِ ہنر کا کوئی عکس روشن
نہ بامِ بلند و مُذہّب
نہ محرابِ خم دیدہ، ہم شکلِ ابروئے خوباں
نہ نقش و نگارِ طلائی
جسے دیکھ کر دم بخود ہو خدائی
نہ جاں بخشیٔ گنبدِ چرخ آسا
نہ مینار رشکِ ثریا نہ قصرِ شہی کی بہاریں
نہ چاؤش و خدام کی دم بہ دم دہ پکاریں
نہ یہ مقبرہ ہے کسی شاہِ عظمت نشاں کا

Marfat.com

نہ یہ روضۂ مرمریں ہے کسی ملکۂ تاجدارِ جہاں کا
مگر پھر بھی آماجگاہِ نظر ہے
یہی وہ مکاں ہے جہاں ننھی سی اک کرن مسکرائی تھی۔
جس کی تب و تاب سے آج روشن ہے ارضِ وطن کا مقدر
وہ اک مردِ حق کوش و روشن نظر تھا۔
اُسی کی بدولت یہاں نور ہی نور چھایا رہے گا
اسی کی بدولت یہاں تا ابد اک اجالا رہے گا۔

Marfat.com

مردِ ارضِ پاکستان

شیر افضل جعفری

بابا کے خوش کار اصول ، جیون کی ٹہنی کے پھول ،
اس پر وقت کی روح نثار وہ صدیوں کا پالن ھار
وہ دل کے آکاش کا چاند اس کے آگے سورج ماند
اس کے نور سے دور اندھیرا اس کا چہرہ سانجھ سویرا
اس کے سینے میں اک آنچ لوہا اس کے ہاتھوں کانچ
اونچی اس کی عزّو شان
مردِ ارضِ پاکستان

Marfat.com

ترانہ

صدیق کلیم

قدم قدم پہ آرزو قدم قدم پہ زندگی
قدم قدم زمانہ گائیگا تمہاری راگنی
تمہاری زخمی روح سے تمہاری دکھتی جان سے
زمین وطن کی اک ملے گی آسمان سے
غلیظ رہگزار پر حسین شاہراہ پر
تمہارا نغمہ گونج اُٹھے یہاں وہاں اِدھر اُدھر
نکل پڑے دجو رن پڑے عدو کی صف کو چیر کر
تمہارا عزم زندگی نفس نفس جوان تر۔
اسی طرح بڑھے چلو مجاہدو بڑھے چلو۔
وطن کے سرفروش دوستو بڑھے چلو بڑھے چلو
تمہارے عزم آہنی میں قوم کی نجات ہے۔
تمہاری کامرانیوں سے امن کو ثبات ہے۔
یہ سرشباب زندگی
یہ آفتاب زندگی

Marfat.com

یہ ارجمند زندگی ۔
یہ سربلند زندگی
سپردگی راہ کی
تمام کارکردگی ۔

قدم قدم پہ آرزو قدم قدم پہ زندگی
قدم قدم زمانہ گائے گا تمہاری راگنی

Marfat.com

"قائدِ اعظم زندہ ہے"

سید ضمیر جعفری

ہمارے دل میں جب تک مشعلِ ایقان زندہ ہے
تمنا زندگی کی ، موت کا ارمان زندہ ہے،
مرا اسلام باقی ہے مرا ایمان زندہ ہے
ہماری زندگی کا خواب پاکستان زندہ ہے
ہمارا قائدِ اعظمؒ بہر عنوان زندہ ہے
ثباتِ عزم اس کا جادۂ اقبال ہے اپنا
وہ ماضی تھا، وہی اب حال و استقبال ہے اپنا
خیال اس کا بہر صورت شریکِ حال ہے اپنا
وہ مرجانے پہ بھی زندہ ہے وہ ہر آن زندہ ہے
ہمارا قائدِ اعظمؒ بہر عنوان زندہ ہے
اجل بس اس کے جسمِ ناتواں کو چھین سکتی ہے
فنا کی موج مشتِ رائیگاں کو چھین سکتی ہے
مگر کب اس کے جذبِ بیکراں کو چھین سکتی ہے

Marfat.com

وہ جذبِ بیکراں طوفان در طوفان زندہ ہے
ہمارا قائدِ اعظمؒ بہر عنوان زندہ ہے
ہمارے منجمد ذہنوں کو شعلہ کاریاں بخشیں
اُسی نے آرزوئیں، ولولے خودداریاں بخشیں
نظر کو بجلیاں احساس کو چنگاریاں بخشیں،
یہ محسوسات زندہ ہیں تو پاکستان زندہ ہے
ہمارا قائدِ اعظم بہَر عنوان زندہ ہے
اب اپنا کاروانِ شوق و ارماں رُک نہیں سکتا
یہ دریا تھم نہیں سکتا یہ طوفاں رُک نہیں سکتا
مسلماں سو تو سکتا ہے مسلماں رُک نہیں سکتا
مسلماں کا خداء زندہ ہے اور ایمان زندہ ہے

ہمارا قائدِ اعظمؒ بہَر عنوان زندہ ہے

Marfat.com

یہ ترا سال قائدِ اعظمؒ

طاہر علی رضوی

یہ ترا سال قائدِ اعظمؒ   ماضی و حال قائدِ اعظمؒ
روحِ اعمال قائدِ اعظمؒ   فکرِ اقبال قائدِ اعظمؒ

کشورِ پاک کا جہاں تجھ سے   سیل اک نور کا عیاں تجھ سے
گل و بلبل کا ہے بیاں تجھ سے   رنگ و بو کا بھی ہے نشاں تجھ سے

ہم کو تو نے ہی آگہی دی ہے   قومِ مسلم کو زندگی دی ہے
بندہ پرور کو بندگی دی ہے   حسنِ کامل کو سادگی دی ہے

بخش دی روشنی زمانے کو   دے دیا ملک اک بسانے کو
کر کے اونچا ذرا فسانے کو   آج آ پھر ہمیں سنانے کو

عزمِ پیہم کہ سب پہ ظاہر تھا   نظم و ایقان کا بھی ماہر تھا
تیرا ہر لفظ کتنا ساحر تھا   تیرا کردار پاک و طاہر تھا

یہ ترا سال قائدِ اعظمؒ   فکرِ اقبال قائدِ اعظمؒ

Marfat.com

پاکستان

مولانا ظفر علی خاں

کسی کو امن و اماں کی فضا میں رہنا ہے
تو کس لئے نہیں لیتا وہ راہِ پاکستان

ہزار بار بجا لا خدائے پاک کا شکر
کہ اُس نے بخشی ہے تجھ کو پناہِ پاکستان

علی کی قوّتِ بازو عطا ہوئی ہے اسے
شکست کھا نہ سکے گی سپاہِ پاکستان

عجب نہیں جو ہو تسخیر ایشیا سارا
کہ اُٹھ رہی ہے ادھر بھی نگاہِ پاکستان

قندیلِ آرزو

سیّد عابد علی عابد

گہنا گیا وہ چاند مگر اس کے نور سے ... دیوار و در وطن کے ہیں تاباں اسی طرح
مُرجھا گیا وہ پھول مگر اس کے رنگ سے ... قوسِ قزح ہے صحنِ گلستاں اسی طرح
چپ ہو گیا وہ ساز مگر اس کے سوز سے ... نغمے ہیں وادیوں میں پُرافشاں اسی طرح
لہرا چکی وہ برق مگر اس کی تاب سے ... قندیلِ آرزو ہے فروزاں اسی طرح
وہ نقش مٹ گیا مگر اس کے طلسم سے ... ذرّوں میں زندگی ہے غزلخواں اسی طرح
وہ شمع بجھ گئی مگر اس کے فروغ سے ... بزمِ وطن ہے بزمِ چراغاں اسی طرح
پرکھو تو اس کی طبعِ سخن ساز کا کمال ... ہیں سب حریف سر بگریباں اسی طرح
دیکھو تو اس کے کوکبِ اقبال کا عروج ... سہمی ہوئی ہے گردشِ دوراں اسی طرح

بالیدہ ہے ہمارے وطن کی نمو میں وہ
مضطر ہے مثلِ شعلہ ہمارے لہو میں وہ

Marfat.com

قائدِ اعظمؒ

عبرت صدیقی

نورِ اسلام کا باندھے ہوئے رخ پر سہرا
اُفقِ ہند پہ اک چاند سا چہرہ اُبھرا
چاندنی چھٹکی فضاؤں میں اجالے پھیلے
چادرِ نور بچھی اور اندھیرے سمٹے

بانیٔ سلطنتِ پاک، مُدبّر، معمار،
خواب تعمیر کی چلمن میں شعورِ بیدار
حسنِ تدبیر و عمل عزم و یقیں کا سنگھم
فکر و احساس کا ٹھہرا ہوا نوری قلزم

جس کے افکارِ سیاست کا کوئی مول نہیں
جس کی پوشاکِ ذہانت میں کوئی جھول نہیں
جس کی کوشش سے زمانہ میں سرفراز ہیں ہم
شرق اور غرب میں سرمایۂ صد ناز ہیں ہم

گرد کو جس کی نہ اصحابِ سیاست پہنچے
کچھ اگر پہنچے تو اربابِ بصیرت پہنچے

Marfat.com

اک نیا مُلک دیا جس نے بنا کر ہم کو
بزمِ عالم میں کیا جس نے اُجاگر ہم کو

جس کا نعرہ تھا خلوص اور اخوت پیغام
جس کی رگ رگ میں رچا اور بسا تھا اسلام

محفلِ دانش و افکار کی شمعِ روشن
عالمِ سیرت و کردار کی شمعِ روشن

جس کا منشا تھا کہ اللہ کا فرمان چلے
کشورِ پاک کے آئین میں قرآن چلے

دردِ مِلّت کی تڑپ جس کے لیئے وجہِ سکون
جس کی فطرت کا تقاضا طلبِ سوزِ دروں

تحفۂ پاک عطا جس نے کیا ہے ہم کو
ارضِ ہستی پہ نیا ملک دیا ہے ہم کو

عزمِ محکم کی وہ اک سیسہ پلائی دیوار
صاحبِ عظمت و کردار سراپا ایثار

دستِ نوری میں لیئے قوم کا پرچم نکلے
غور سے دیکھا تو یہ قائدِ اعظم نکلے

ان کی بے مثل وفا یاد رہے گی عبرت
ان پہ تاریخِ جہاں ناز کرے گی عبرت

Marfat.com

معمارِ پاکستان کے حضور میں

عشرت رحمانی

یہ پاک نشان تیرا چمکتا رہے دائم
قائد اعظمؒ ________

اسلام کی آزادی کا لہرا گیا پرچم
قائدِ اعظم ________

ہے سبز علم اپنا ہلالی جو منوّر —،
چمکا ہے زمانہ میں یہ توحید کا خنجر
اسلام کے بندوں سے غلامی کا گیا غم
قائد اعظمؒ ________

یہ پاک وطن، پاک زمیں پاک جہاں ہے
ایمان کی دولت ہے، یہ جنّت کا سماں ہے
فریاد سے آزاد ہیں، آباد ہوئے ہم
قائد اعظمؒ ________

ہر لحظہ تجھے یاد کیا کرتے ہیں انساں
حکمت سے تری آج ہے انسان مسلماں
تعمیر کا ہر ذرّہ چمکتا رہے جم جم!
قائدِ اعظمؒ ________

قائداعظم کا نام

عبدالعزیز فطرت

روئے وطن کو غازہ عظمت ہے تیرا نام
اک تابناک زندہ حقیقت ہے تیرا نام

ہم مشکلات وقت کو گردانتے ہیں کب
تسخیر زندگی کی ضمانت ہے تیرا نام

تو عزم کامران کی درخشاں مثال ہے،
عنوان داستانِ شجاعت ہے تیرا نام

توقیر ملک و عظمت ملّت اسی سے ہے
تنویر آفتابِ سیاست ہے تیرا نام

جن کے لئے جہانِ محبّت تھا تیرا دل،
ان کے لئے جہانِ عقیدت ہے تیرا نام

Marfat.com

میرِ کارواں کا پیغام

قتیلؔ شفائی

ضمیرِ لالہ و گُل کی پکار بن کے اُٹھو — اٹھو تو شعلۂ رنگِ بہار بن کے اُٹھو

تمہاری راہ میں آنکھیں بچھائیں گے تارے — دلوں میں دردِ غمِ انتظار بن کے اٹھو

بڑھو خلوصِ تہوّر سے جانبِ منزل — غرورِ گردِ سرِ رہگزار بن کے اٹھو

ابھی خزاں کے تلاطم میں ہے سفینۂ گل — بھنور بھنور سے نشانِ قرار بن کے اُٹھو

نکھر نکھر کے ملے گا جمالِ سرو و سمن — خمارِ خونِ رگِ شاخسار بن کے اُٹھو

تمہیں پہ وقت کی صورت گری بھی لازم ہے
اٹھو تو خالقِ لیل و نہار بن کے اُٹھو

Marfat.com

قائدِ اعظم

قمر لدھیانوی

شعورِ منزلِ نو جس کو تو نے بخشا تھا — رواں دواں ہے ابھی تک وہ کاروانِ بہار
بصیرتوں کو دھندلا کے فریب کیا دینگے — کہ آج چھٹنے لگی ہے فضائے تیرہ و تار

ہزار تیرگیٔ شب نے دام پھیلائے — مگر رکے نہ کبھی صبحِ نو کے شیدائی
نہ بن سکی کسی صورت حریفِ ذوقِ سفر — طویل راہگزر اور یہ آبلہ پائی

یہ خارزار یہ گرد و غبار، یہ رستے — بتا رہے ہیں کہ کچھ اور دور ہے منزل
خلوصِ دل سے یقیں ہے ہر اک مسافر کو — ملے گا کاوشِ فکر و شعور کا حاصل

شعورِ منزلِ نو جس کو تو نے بخشا تھا — وہ کارواں نہ رکا ہے نہ رک سکے گا کبھی
جسے ملے ہے وراثت میں تیری فکر وہ سر — کسی بھی ظلم کے آگے نہ جھک سکیگا کبھی

Marfat.com

قائدِ اعظمؒ کی آواز

قیوم نظر

پہنچ چکی ہے مری خاک اپنے مرکز پر
اگرچہ مجھ کو ابھی زندگی کی کم یابی ،
کشاں کشاں لئے پھرتی تھی کوہساروں میں

یہ تیرہ دانِ لحد ، یہ گدازِ تنہائی
مرے جنوں کے تقاضوں کی اس میں تاب کہاں
کہ میں نے دیکھا ہے تم کو نئی بہاروں میں

لرزتے ہاتھوں سے بنیادِ گلستاں رکھتے
نحیف ذرّوں کو ہم دوشِ آسماں کرتے
نہیں ہے تم سے کوئی بڑھ کے میرے پیاروں میں

تمہارا عشق تھا سرمایۂ حیات مرا ،
تمہاری بات نے دنیا کو حسنِ زیست دیا ،
تمہارے فکر کے چرچے ہیں چاند تاروں میں

تمہاری یاد سے ہے کیفِ انبساط مجھے ،
بس تم کو دیکھوں گا ہر رنگ میں چمکتے ہوئے
جواں گلوں کے تبسم میں چناروں میں

Marfat.com

نشانِ میل کی صورت رہوں گا چشم براہ
کہ تم کو پاؤں حسیں منزلوں کو جاتے ہوئے
مہکتی وادیوں ضَو ریز آبشاروں میں
میں اپنے بھولنے والے مگر نہ بھولوں گا
لپکتے کوندے کی مانند ان کو چاہوں گا ،
بنوں گا سیلِ بلا بھی شہاب پاروں میں

تجدیدِ عہد

سیّد عطا حسین کاظمؔ

پابندیٔ آدابِ وطن کرتے رہیں گے
ہم فکرِ گل و سرو و سمن کرتے رہیں گے
طے مرحلۂ دار و رسن کرتے رہیں گے
جاں نذرِ زلیخائے وطن کرتے رہیں گے

مصرف ہے یہی خوں کا تو پھر سرخیٔ خوں سے
تزئینِ چمن، اہلِ چمن کرتے رہیں گے
کانٹے رہِ امّید کے پلکوں سے چنیں گے
ہم پیرویٔ رسمِ کہن کرتے رہیں گے

ہم شانۂ تدبیر سے تا وسعتِ امکاں
آرائشِ گیسوئے وطن کرتے رہیں گے
ہر حال میں ہم ابرِ گہربار کی صورت
سیراب ہر اک کوہ و دمن کرتے رہیں گے
جاں ہے تو کبھی آئے گی کام اہلِ وفا کے
سر ہے تو اسے نذرِ وطن کرتے رہیں گے

Marfat.com

چمکے گا شبستانِ وطن شمعِ ادب سے
دلداریٔ فن صاحب فن کرتے رہیں گے
ہر دور میں جو ضامنِ تقدیر رہی ہے
تازہ وہ حکایاتِ کہن کرتے رہیں گے
یہ جبر گوارا ہے کلیمؔ اہلِ وفا کو
غم سہہ کے بھی ہم ضبطِ سخن کرتے رہیں گے

Marfat.com

اے قائدِ اعظمؒ

مولانا کوثر نیازی

حق بات کی خاطر وہ تری سعیِ منظّم
محدود وسائل میں بھی وہ کوششِ پیہم
شاید کہ خدا پر ترا ایمان تھا محکم
اے قائدِ اعظمؒ

توحید کا گونجا وہ فضاؤں میں ترانہ
باطل کا فسوں ہوگیا دم بھر میں فسانہ
لاریب ہوا ہندو و انگریز کا سر خم
اے قائدِ اعظمؒ

آزادیٔ ملّت کے طلب گار سبھی تھے
کیا جانئے کیوں پیکرِ آثار سبھی تھے
اب تک ہے مجھے یاد وہ جذبات کا عالم
اے قائدِ اعظمؒ

رہزن ہی مگر ہو گئے رہبر یہ ہمارے
اس حال میں دس سال ترے بعد گزارے
رکھا نہ گیا ہم سے کسی زخم پہ مرہم
اے قائدِ اعظمؒ

کانٹوں نے بہاروں کا لہو چوس لیا ہے
ظلمت نے ستاروں کا لہو چوس لیا ہے
ابلیس نے لوٹی ہے یہاں عظمتِ آدمؑ
اے قائدِ اعظمؒ

پیغام ترا دیس میں پھر عام کریں گے
جو کام مسلماں کا ہے وہ کام کریں گے
یہ راہ کٹھن راہ سہی پھر بھی نہیں غم
اے قائدِ اعظمؒ

وہ خواب کہ تھا "ہند میں تکبیر مسلسل"
ہو جائے گی اس خواب کی تعبیر مکمّل
لہرائے گا جب عظمتِ اسلام کا پرچم
اے قائدِ اعظمؒ

Marfat.com

یادوں کی بارگاہ میں

لیاقت صہبائی

اے روحِ پاکِ قائدِ اعظم سلام لے
اے تاجدارِ عظمتِ محکم سلام لے
تھے تیرے دم سے غنچے دلوں کے کھلے ہوئے
تائید ارتقا کے نشان تھے ملے ہوئے

تھے تیرے خوف سے لبِ اعدا سِلے ہوئے
تیرے خلوص کے تھے گلستاں کھلے ہوئے

ماحول خود فریفتہ تھا۔ خوش امنگ تھا
ہر سمت تمکنت تھی، تحمّل تھا رنگ تھا

تحسین ارتقا پہ تری، وقت دنگ تھا
ہر قافیہ حوادثِ دوراں کا تنگ تھا

ہر ایسا مرحلہ جو سزاوارِ جہد تھا
ہم رشتہ خلوص رہا تیرا دل سدا
ہنگام ابتلا بھی ترا جذبۂ وفا
ہم پہ تھا کوہِ جبر و غلامی جب آپڑا

Marfat.com

تیری کمندِ فکر و عمل کا رہا اسیر
سر رشتہ وفا و صداقت ترا ضمیر
چمکِ سپہرِ زیست پہ جوں کوکبِ دبیر
تیرا شکیب و عزم بنا اپنا دستگیر

غم کے حصار موت سے ہم کو نکالتا
درماندہ کارواں خرد کو سنبھالتا
ملت کو ذوق فقر و غنا سے اُجالتا
فکر و نظر کو قلزم عرفاں میں ڈھالتا
خوابیدگی کو سوزِ سحر کار دے گیا
بھٹکے ہوؤں کو منزلِ معیار دے گیا
جامِ طلب میں بادۂ اسرار دے گیا
تشنہ لبوں کو خلد کا پندار دے گیا
باغِ وطن میں گو نہیں موجود آج تو
لیکن دلوں میں ہے ترے اقوال سے نمو

Marfat.com

شعلہ و شبنم

ماہرالقادری

اب بھی ہے تیرے نام کی اک دھوم کو بکو
اب بھی ہے تیرے ذکر کا ہنگامہ چارسو

تو مسکرا دیا تو شگوفے چٹک گئے
تیرا خرامِ ناز کہ اک موجِ رنگ و بُو

اے وہ کہ تیرا ناخنِ حکمت گرہ کشا
اے وہ کہ تیری ذات سیاست کی آبرو

یہ امتزاجِ شعلہ و شبنم بھی خوب تھا
لہجہ میں طمطراق مگر نرم گفتگو

میدانِ جد و جہد میں تھی تیری زندگی
آہو کی چال ڈھال تو شاہیں کی جستجو

تدبیر تیرے سامنے اک طفلِ نوشعور
دانش تھی اک کنیزِ حرم تیرے روبرو

پیرانِ پارسا کا بھی گرما دیا لہو
تو نے بنایا برف کے ٹکڑوں کو شعلہ خو

تجھ پر سلام قصر و شبستاں میں بھی رہا
ملّت کے غم میں اشکِ چکیدہ سے با وضو

دیکھو تو ایک جسم بہت زار اور نحیف
سوچو تو فرق تا بہ قدم سوزِ آرزو

اک یہ زمانہ پھول ہیں اور نہ زندگی نہیں
وہ تیرا دَور جب کہ تھی کانٹوں میں بھی نمو

دامانِ چاک چاک ہے مدت سے بے رفو
شیرازہ بندِ ملّتِ بیضا کہاں ہے تو

Marfat.com

قائدِ اسلامیاں تُو تھا

مُرتضیٰ علی زیدی

جہانِ ہند میں بس قائدِ اسلامیاں تُو تھا
مفادِ ملّتِ بیضا کا یعنی پاسباں تُو تھا

بچا کر دشمنوں سے قوم کو منزل پہ پہنچایا
کہ اس درماندۂ منزل کا میرِ کارواں تُو تھا

کیا ہم کو جہادِ زندگی سے آشنا تُو نے
دلوں سے خوف غیر اللہ کر ڈالا فنا تُو نے

جہاں تک ہو سکا مسلم کو تعلیم اُخوّت دی
بہر صورت مسلمانوں کو اک دل کر دیا تُو نے

کتابِ زندگی کی اک نئی تفسیر کر ڈالی!
مسلمانوں کی دنیا تو نے پھر تعمیر کر ڈالی

Marfat.com

قائدِ اعظمؒ

معینُ الدّین قریشی

اب تک ہے دلوں میں ترا غم قائدِ اعظمؒ
جب سے تو گیا مُلکِ عَدم قائدِ اعظمؒ

دل میں ہے تیری یاد نگاہوں میں تصوّر
اشکوں سے ہے لبریز قلم قائدِ اعظم

بھولیں گے نہیں ہم ترے احکام و عزائم
رہبر ہیں ترے نقش قدم قائدِ اعظمؒ

تو عزم کا پیکر تھا، جواں مرد سپاہی
گرنے نہ دیا تونے علم قائدِ اعظمؒ

بڑھ جائیں گے ہم لے کے ترا جوشِ مجاہد
پیچھے نہ ہٹائیں گے قدم، قائدِ اعظمؒ

مٹنے نہیں دیں گے کبھی تزئینِ گلستاں
مٹ جائیں گے اس کے لئے ہم قائدِ اعظمؒ

حرمت پہ بہادے گا لہو اپنے وطن کی
کھاتا ہے معینؔ آج قسم، قائدِ اعظمؒ

Marfat.com

قائدِ اعظم

مقبول احمد سیّد

مشعلِ ماہ کی مانند ترا عزمِ بلند — نور پھیلاتا ہوا راہِ وفا سے گزرا
کارواں شوق کا تاریکیٔ شب کے باوصف — نغمہ زن معرکۂ بیم و رجا سے گزرا

راستے سانپ کی مانند ڈسا کرتے تھے
نغمۂ بانگِ جرس نالہ زنی تھا پہلے
تو جو آیا تو گلِ بانگِ جرس کی مہکار
ایک اِک قریہ میں ہمراہ صبا پھیل گئی
اور سینوں میں سجائے ہوئے تصویرِ بہار
راستے، خونِ جگر دے کے گل افشاں کر کے
کارواں منزلِ فردا کی طرف بڑھنے لگے

راہ تاریک تھی لیکن ترا اعجازِ نظر
عزم و امّید کی قندیل جلاتا گزرا
اِک نئی زیست کا پیغام سُناتا گزرا
وقت کے محمل بے نام سے لیلائے حیات
دلبرانہ، تری آغوشِ طلب میں آئی
اور لوگوں نے نئے ملک کی دولت پائی

قائدِ اعظمؒ کے بعد

منظر صدیقی اکبرآبادی

یہ فطرت کی عنایت ہو رہی ہے
کہ پھر بیدار قسمت ہو رہی ہے

فروزاں شمعِ وحدت ہو رہی ہے
جہاں سے دور ظلمت ہو رہی ہے

نئی تنظیمِ ملّت ہو رہی ہے
روایت پھر حقیقت ہو رہی ہے

نئے سورج اُبھرتے جا رہے ہیں
اندھیری رات رخصت ہو رہی ہے

ہمیں اپنی تباہی کا نہیں غم
زمانے کو تو عبرت ہو رہی ہے

ہمارا ہی چمن لوٹا گیا تھا،
ہمیں سے اب شکایت ہو رہی ہے

وُہی دنیا جو دوزخ بن چکی تھی
حریفِ باغِ جنّت ہو رہی ہے

وقارِ آدمیّت کیوں نہ بڑھتا
کہ قدرِ آدمیت ہو رہی ہے

نکھرتی جا رہی ہے زندگانی،
ہر اک شے ماہِ طلعت ہو رہی ہے

بہ فیضِ قائدِ اعظم تو دیکھو،
جہاں میں اپنی شہرت ہو رہی ہے

زمانے میں ہمارے پھر ہیں چرچے
خدا کی پھر عنایت ہو رہی ہے

نہ کیوں تقدیر پر ہوں اپنی نازاں
شریکِ حالِ فطرت ہو رہی ہے

اندھیرے دور ہوتے جا رہے ہیں
نئی اک صبحِ عظمت ہو رہی ہے

Marfat.com

پاکستان اور قائدِ اعظمؒ

(پاکستان بننے کے بعد سب سے پہلی نظم جو ۱۹۴۷ء میں پاکستان اور قائدِ اعظمؒ کے باب میں لکھی گئی)

منظور احسن عبّاسی

ہلاکِ چیرہ دستی مسلمِ ہندی کی قسمت تھی
نہ دولت تھی نہ ثروت تھی نہ حشمت تھی نہ عظمت تھی

گرفتارِ رسومِ ہندوانہ اہلِ ایماں تھے
غلامی کی فضا بیگانۂ آئینِ ملّت تھی

شقاوت کفر و عصیاں کی تھی ذہن و فکر پر طاری
مسلّط ذوقِ آزادی پر انگریزی حکومت تھی

حمایت حق کے بندے چاہتے تھے اہلِ باطل سے
اطاعت ملّتِ بیضا کی محجوبِ اعانت تھی

جبیں اسلام کی تھی آستانِ کفر پہ مائل
الٰہی تیری حکمت تھی! خدایا تیری قدرت تھی

Marfat.com

کچھ ایسے کفر کے بادل تھے چھائے نورِ ایماں پر
کہ مخفی دیدۂ حق میں سے باطل کی حقیقت تھی

نہ بھایا امتزاجِ دُردو صافی جس کی آنکھوں کو
وہ میرے ساقیٔ ذی ہوش کی پاکیزہ طینت تھی

وہ جس کے نام کے اجزا نے بخشی تھی اسے عظمت
'محمدؐ' نے فراست دی 'علیؓ' نے دی بسالت تھی

عَلَم اسلام کا لیکر اُٹھا جب قائد اعظمؒ
تو اس کے آگے استبدادیوں کی پست ہمت تھی

صدائے نعرۂ تقسیمِ ہندوستان و پاکستاں
بنائے امتیاز دین، فکرِ دینِ فطرت تھی

عبث تھی درپۂ خونریزیٔ اسلام لادینی
نہ جانا سُرخیٔ خوں، غازۂ رخسارِ ملّت تھی

ہوا صرفِ گلِ تعمیرِ اُمّت خونِ مُسلم کا
یہ سفّاکیٔ اعدا بھی الٰہی! تیری رحمت تھی

حصارِ ملّتِ اسلام، پاکستاں بنا احسنؔ
یہ جدّ و جُہد جس کے واسطے عین عبادت تھی

Marfat.com

شعلہ مآب

قمر ہاشمی

عظیم روح! تری عظمتوں کے شیدائی
ترے حضور عقیدت کے پھول لائے ہیں

تری حیات کے رخشندہ کارناموں سے
یقین و عزم کا پیغام لینے آئے ہیں

تری نگاہ نے پھینکی ستاروں پر بھی کمند
تری ہی فکر سے ٹوٹا طلسم افرنگ

حیات "شعلہ مزاج و غیور و شرر انگیز"
حقیقتاً ہمیں تیری نگاہ نے بخشی

جبینِ وقت پہ جو نقش تو نے ثبت کئے
وہ آج سینۂ تاریخ میں اتر آئے

جو زندگی سے عبارت تھے وہ ترے فرماں
دلوں کی چوٹ بنے سطح پر ابھر آئے

محبتوں کی وہ قندیل تو نے روشن کی
ٹھہر سکے نہ مقابل میں تفرقوں کے چراغ

جو اپنے ہاتھ سے تو نے کبھی لگائے تھے
مہک رہے ہیں امیدوں کے آج سارے باغ

وہ اتحاد دیا تو نے جس کا قوم کو درس
وہ اتحاد ہے بنیاد نظمِ ملت کی

قسم ہے تیرے ارادوں کی قائد اعظم
کہ آج بھی ہے ضرورت تری قیادت کی

Marfat.com

ہم اس برس بھی تری بارگاہ میں آ کر — ترے خیال کی وادی سے پھول چنتے ہیں
مسرتوں سے وطن ہم کنار ہو جائے — ہمارے ذہن یہ خوابوں کے جال بنتے ہیں
ترا مقام ستاروں سے بھی رفیع و بلند — ترا دوام اسیرِ تعینات نہیں

کوئی بھی دور ہو تجھ کو بھلا نہیں سکتا
کہ تیری صبحِ درخشاں کی کوئی رات نہیں

Marfat.com

قائدِ اعظمؒ

(احمد ندیم قاسمی)

استقامت کرامت سے کچھ کم نہیں، تو کرامت کی تجسیم بن کر اُٹھا
ارضِ مشرق کی پرہول تاریخ میں، اک جہاں تاب تقویم بن کر اُٹھا
گردشیں رُخ بدل کر لچکتی ہیں کیوں، یہ ترے آہنی عزم کا راز تھا
وقت سے دو قدم آگے بڑھ کر زمانے کو للکارنا، تیرا اعجاز تھا

تیرا جانا قیامت سے کچھ کم نہ تھا تو گیا، صبر سب کا ہوا ہو گیا
تونے تاریخ کا موڑ کاٹا، مگر لوگ سمجھے کہ مقصد ادا ہو گیا
کون جانے کہ منزل ابھی دور ہے، زندگی ارتقا کے سوا کچھ نہیں
جب چراغاں ہی انسان کا مقصد ٹھہرا، تو اک ٹمٹماتا دیا کچھ نہیں

آج بھی جو کروڑوں کی تعداد میں ہیں، لہو اور پسینے ہیں
آج بھی چند انساں کروڑوں کے مالک ہیں زر بفت و قاقم ہیں آسودہ ہیں
آج بھی تیرے بے انتہا معتقد بیڑیوں پر پڑے ہیں ٹھکانہ نہیں
جب شکایت کریں تو جواب آئے گا۔ سر پھیرو یہ گلے کا زمانہ نہیں

Marfat.com

آج مشعل تری یاد کی تھام کر تیرے پاس ایک فریاد لایا ہوں میں
اپنے پیارے وطن، نو دمیدہ چمن کی جگر دوز اُدا لایا ہوں میں
اس کے ہمراہ یہ عرض کردوں کہ اک مژدۂ جانفزا ابھی مرے پاس ہے
مجھ کو ان دھندلی دھندلی فضاؤں میں بھی ایک نئے رکا منزل کا احساس ہے

وہ جو کھیتوں میں اور کارخانوں میں ہیں آج اپنے مقصد کے معمار ھیں
تیری مانند تاریخ کے ہاتھ سے اپنی عظمت جھپٹنے کو تیار ہیں
قائدِ ذی حشم ! میں جب اگلے برس تیری یادوں کے دربار میں آؤں گا
آنسوؤں کے بجائے کروڑوں کے پیہم کھٹکتے ہوئے قہقہے لاؤں گا

Marfat.com

ایک منزل ایک قدم

نور بجنوری

کارواں بہار اک قدم اور آگے بڑھا
شاہراہوں کو پھر قمقموں سے سجایا گیا
رنگ و نکہت کا سیلاب انگڑائی لیکر اٹھا
خار و خس کو گلوں کے لہو میں رچایا گیا

روشنی کے دمکتے ہوئے ساز چھیڑے گئے
بام و در مسکرانے لگے گیت گانے لگے
یہ خلاؤں میں مہتابیوں کی حسیں کروٹیں
لیلئ شب کے رخسار بھی تمتمانے لگے

شور برپا ہوا دیکھنا ہم کہاں آگئے ،
ہم نے چھو ہی لیں آخر افق کی سنہری حدیں
ہم نے غنچوں کی رعنائی کا بھید اپنا لیا
ہم نے کس کس طرح ہفتخواں سر کئے کیا کہیں

Marfat.com

کاروانِ بہار اک قدم اور آگے بڑھا
رنگ و نکہت میں چُھپکر خزاں گنگناتی رہی

گرد راہ سفر کے دھندلکوں میں لپٹی ہوئی
ایک منزل کسی کارواں کو بُلاتی رہی

Marfat.com

بیادِ قائدِ اعظمؒ

محمد قاسم نوری

اے مسیحا صفت اے قائد افلاک فراغ
اے غلامی کے شبستاں کے درخشندہ چراغ
عزم اور شوق کے میخانے کے رخشندہ ایاغ
تیری جرأت سے ملا قوم کو منزل کا سراغ

ہر نفس تیرا حریف صفِ اغیار رہا
جبر افرنگ سے تو برسرِ پیکار رہا
تو حقائق کا بہر طور طلب گار رہا
تو حوادث کے ہر اک موڑ سے گزرا بے خوف

کاٹ دی تو نے ہر اک مکرِ زمانہ کی کمند
تو حریفوں کے حصاروں میں سدا در آیا
تیری جرأت کو نہ پہنچا سکے اغیار گزند
پیکِ ملت کا عجب دیدۂ بیدار تھا تو
عزمِ مومن کا دمکتا ہوا شہکار تھا تو

Marfat.com

قائدِ اعظم

عاطر ہاشمی

نفس نفس کو عطا کی خود آگہی تو نے
جلا دیئے ہیں چراغِ رہِ خودی تو نے

ہر ایک ذرۂ خاکی کو دے کے اذنِ ثبات
اُلٹ کے رکھ دی نقابِ شہنشہی تو نے

رواقِ منظرِ گل کی تلاش کے ہمراہ
نکھار دی ہے چمن کی شگفتگی تو نے

سیاسیات کے حربوں کی سرد مہری کو
ہر ایک موڑ پہ پیہم شکست دی تو نے

سسک رہے تھے جہاں کارواں اُمیدوں کے
سُنا دیا وہیں پیغام ہمرہی تو نے

کمندِ فکر میں اُلجھے رہے جو دیوانے
انہیں سکھائے ہیں آدابِ بندگی تو نے

بساطِ ارض و فضائے سما بھی گم سم تھی
مگر دھندلکوں کو بخشی ہے روشنی تو نے

ابھی تو صاحبِ بیاں تھے سوچ میں لیکن
مٹا دی کفر کی بنیادِ دائمی تو نے

وہ ایک "خواب" جو تنہائیِ شبِ غم تھا
اس ایک خواب کی تعبیر بھی تو دی تو نے

مری نگاہ پہ کھلتا ہے فلسفہ تیرا
وہاں موت سے چھینی ہے زندگی تو نے

سلام تجھ پہ بصد عجز قائدِ اعظمؒ
بتا دیئے ہیں رموزِ پیمبری تو نے

Marfat.com

مردِ حق گو

عارف حجازی

تو شمعِ انجمن تھا!
تو میرِ کارواں تھا
تونے دیا وہ جذبہ
شعلہ فشاں تھا جس سے
ہر دل جواں تھا جس سے
آزادیوں کے نغمے جس نے سنائے ہم کو
آداب زندگی کے جس نے سُنائے ہم کو
محکومیوں کے رشتے سب ختم کردیئے تھے
اُمید کی لگن سے
تھے داغِ دل فروزاں
تھا روشنی میں جس کی

Marfat.com

وہ کاروانِ ملّت منزل پہ گامزن تھا
اور جستجو میں جس کی
ہر گام تیز تر تھا

(۲)

تجھ سے بچھڑ کے آخر
افتاد یہ پڑی ہے

تو نے دیا تھا جو کچھ
وہ ہم سے چھن رہا ہے
دل میں تڑپ ہے باقی
نے حوصلہ جواں ہے
مایوس ہر نظر ہے
محرومیوں کے صدمے
محکومیوں کی یادیں
چھانے لگی ہیں ہم پر
ایسے میں تو کہاں ہے؟
جیسے مہیب سائے۔
منڈلا رہے ہوں ہر سو

سنسان راستوں پر
بھٹکی ہوئی ہے ملّت
یارب ہمیں عطا کر
پھر ایک مردِ حق گو
پھر اک عظیم قائد
جو شمع انجمن ہو
جو روحِ انجمن ہو!!

Marfat.com

یومِ قائدِ اعظمؒ

ظہیر نیاز بیگی

دن منایا جا رہا ہے اس عظیم انسان کا
دوستو بانی ہے جو اس مُلک پاکستان کا
دورِ حاضر کا مجاہد، مردِ حق عالی مقام
جس کی حکمت نے بدل ڈالا زمانے کا نظام
توڑ ڈالا جس نے مغرب کے خداؤں کا فسوں
جس کے ہاتھوں سے ہوئے باطل کے پرچم سرنگوں
جس نے غیروں سے دلائی اپنی ملّت کو نجات
جس نے اک تازہ دیا ہم سب کو پیغامِ حیات
ہم یہ اس کا دن محبت سے مناتے جائیں گے
کیا؟ مگر اپنا بھی منصب سوچنے پائیں گے ہم
قصۂ آزادی کا آئے سال دہرایا گیا،
سچ کہو قائد کے مسلک کو بھی اپنایا گیا؟

Marfat.com

قائدِ اعظمؒ کے حضور میں

توقیر زھرہ

ہو سلام اے وطنِ پاک بنانے والے
قوم مسلم کا نیا ملک بسانے والے
اپنی ہستی کو اخوت پہ مٹانے والے
یاد کرتے ھیں تجھے سارے زمانے والے

مرحبا قائد اعظمؒ کہ ترے نقشِ قدم
ہم کو ہیں راہ صداقت کی دکھانے والے
ناخدائی پہ دو عالم ہیں ترے مدح سرا
کشتیِ قوم کو ساحل پہ لگانے والے

تا ابد ماہ ترے نام کا تاباں ہی رہے
شبِ دیجور میں تاروں کو ہنسانے والے
یا الٰہی یہ ہیں زہرہ کی دُعائیں تجھ سے
خوش رہیں مملکتِ پاک چلانے والے

Marfat.com

حضرت قائدِ اعظمؒ سے

زاھد الحسن زاھد

قائدِ اعظم یہ ہے پچھلے دنوں کی داستاں
حملہ آور ستمبر کو ہوا ہندوستاں

اس وطن پر جس کو تو نے خود بنایا تھا کبھی
وہ زمیں جو اس کی آنکھوں میں کھٹکتی ہی رہی

اس نے چاہا تھا مٹا دے سرزمینِ پاک کو
بھول بیٹھا تھا وہ اس کی فطرتِ بے باک کو

بے خبر تھا وہ جواں ہیں اس کی عزت کے امیں
ہے عزیز از جان جن کو عظمتِ دینِ متیں

گویا ارض پاک کے شاہیں بھی تیّار تھے
دشمنوں کے واسطے چلتی ہوئی تلوار تھے

بحر و بر میں یک بیک پیدا ہوئی اک کھلبلی
آنِ واحد میں مگر اس نے عدو کی توڑ دی

کفر اور اسلام کے فرزند جب ٹکرا گئے
دیکھتے ہی دیکھتے کفّار سب چکرا گئے

Marfat.com

غازیوں نے اس طرح اُلٹی نحوست کی بساط
درہم و برہم ہوئی دشمن کی ہر بزمِ نشاط

قائدِ اعظمؒ مبارک ہو ترے شیروں نے آج
رکھ لی تیری سرزمینِ پاک کی عظمت کی لاج
غازیوں سے بڑھ کے اب آنکھیں مِلا سکتا نہیں
کوئی دشمن تیرے شیروں کو ڈرا سکتا نہیں
جس نے میلی آنکھ سے دیکھا وہ دشمن ڈھیر تھا
سینکڑوں پر بھاری پاکستان کا ہر شیر تھا
تیرے شاہینوں کی اب بیباک تانیں ہیں وہی
سبز پرچم کی ضیاء افزار اڑانیں ھیں وہی

Marfat.com

۲۵؍ دسمبر

شاہد رومانی

آج کے دن بساطِ عالم پر
آئی تھی رُوحِ قائدِ اعظمؒ

ہر جگہ اہتمام عشرت کا،
ہر طرف انبساط کا عالم،

مردِ حق آشنا تھا وہ رہبر
راہِ منزل اُسی نے دکھلائی

اس نے بخشا ہے چشم کور کو نور
دے کے عقل و خرد کی بینائی

کاٹ دیں مشکلوں کی زنجیریں
اس کے افکار نے سیاست نے

غم کے ماروں کو زندگی دی ہے
اس کے اخلاص نے محبّت نے

Marfat.com

قائدِ اعظمؒ کے حضور

مصباح الحق صدیقی

ہم قائدِ اعظمؒ کے پرستار رہیں گے
اُس محسنِ اعظم کے وفادار رہیں گے

برنیہ ہے دل جذبۂ تعمیرِ وطن سے
یارانِ وطن ملک کے معمار رہیں گے

ہے زندہ و تابندہ ہر اک دل میں تری یاد
ہم جس کے سہارے گل و گلزار رہیں گے

اللہ بچائے کہ بُرا وقت نہ آئے!
ایسے میں بھی ہم صاحبِ کردار رہیں گے

ہم سندھی و پختون پنجابی و بلوچی
تیرے ہی اشاروں کے طلبگار رہیں گے

مصباح ہم اس دیس کے بیدار محافظ
دشمن کے ارادوں سے خبردار رہیں گے

Marfat.com

بشیر فاروق

بدل دیں قائداعظمؒ نے اک ملت کی تقدیریں
چراغِ راہِ ملّت بن گئیں ایماں کی تنویریں

فروغِ صبح کی مانند ہم اُبھرے ہیں مشرق سے
ہمارے سوزِ حریت کی دیکھے کوئی تاثیریں

نشاں مٹ کر رہا آخر یہاں سے اہلِ باطل کا
عیاں ہو کر رہیں اقبال کے خوابوں کی تعبیریں

یہ ثابت کر دیا بابائے ملّت نے زمانے پر
رہِ حق سے مٹا سکتی نہیں مومن کو شمشیریں

یہ فرمایا تھا خود ہی قائدِ اعظمؒ نے ملّت سے
اُٹھیں گی حق کی بنیادوں پہ پاکستاں کی تعمیریں

ہلالی سبز پرچم شرق سے تا غرب چمکے گا
ہر اک ذرے سے مانگے گی جلا سورج کی تنویریں

تعصّب رنگ و نسل و قومیت کا زہرِ قاتل ہے
یہ وہ لعنت ہے جس کے سامنے عاجز ہیں شمشیریں

اخوت کے یہ معنی ہیں وفاداری ہے نام اس کا
"لہو لاہور کا ٹپکے اگر ڈھاکہ کا دل چیریں"

Marfat.com

نذرانۂ عقیدت

شمس وارثی لکھنوی

پھر نگاہوں میں کوئی صورت زیبا ابھری
لب پہ پھر تذکرۂ قائداعظمؒ آیا
جس کی راہوں میں بڑے سخت مصائب ٹوٹے
اور کبھی جس کی جبیں پر نہ کوئی خم آیا

ہاں وہی مرد جری قائد اعظمؒ جس نے
قوم کو عزّت و عظمت سے سرافراز کیا
منقسم کتنے گروہوں میں تھے ملّت کے نفوس
ایک مرکز پہ انھیں لا کے ہم آواز کیا

زیرِ پا جس کے تھی ایقان و عمل کی منزل
درس دنیا کو دیا کوششِ پیہم کیا ہے
جس کو حاصل ہوئی معراج شعور انساں
جس نے سمجھایا ہمیں ہمت آدم کیا ہے

جس کو ہر لحظہ تھی آزادیٔ کامل کی طلب
عزم و تنظیم کا ہر راز بتایا جس نے
فکر سے جس کی ملی ہم کو غلامی سے نجات
خواب غفلت سے زمانے کو جگایا جس نے

ذکر اس صاحب کردار کا ہے وجہ نشاط
جس سے تابندہ ہوا مملکت پاک کا نام
جس کی عظمت کے ہیں تاریخ کے اوراق گواہ
شمسؔ صد بار اُسی قائد اعظمؒ پہ سلام

Marfat.com

راہبر

منظور عارف

کارواں مدّتوں تیرگی میں رہا لیکن آخر اسے ایسا رہبر ملا
جس کے پاس آگہی کی وہ قندیل تھی روشنی جس کی اک نور کی جھیل تھی
اور تاریک جادہ چمکنے لگا

چشم نرگس گلستاں میں روتی رہی دم بدم دانہ دانہ پروتی رہی
ناگہاں اس کو اک دیدہ ور مل گیا اہلِ گلشن کو اہلِ نظر مل گیا
اور نرگس ہر اک شے کو تکنے لگی

چشمِ نرگس مگر کب تلک دیکھتی آخر کار بجھ ہی گئی روشنی
روشنی بجھ گئی، روشنی کے نشاں ہیں ستارے سے بن کر فضا میں رواں
یہ ستارے اندھیروں پہ چھا جائینگے

چشم نرگس ذرا سوز بھر اشک میں کچھ ملا رنگ خونِ جگر اشک میں
پھر اسے اپنی پلکوں پہ لا کر اُٹھا تیرا ہر اشک ہے ایک دُر بے بہا
سینکڑوں دیدہ ور تجھ میں پوشیدہ ہیں

تیرگی میں بھٹکتے ہوئے دوستو خوف کھاتے جھجکتے ہوئے دوستو
اپنے سینوں کے داغوں کو روشن کرو آگہی کے چراغوں کو روشن کرو،
روشنی رہزنوں کے لئے موت ہے

تیرگی، رہزنی کے سوا کچھ نہیں رہبری روشنی کے سوا کچھ نہیں
روشنی سے بڑا راہبر کون ہے تیرگی سے بڑا فتنہ گر کون ہے
تیرگی موت ہے روشنی زندگی،
زیست کی راہ پر سینکڑوں راہبر چل بسے اپنے نقش قدم چھوڑ کر
اب نئے راہرو جو ہیں خود راہبر کون جانے چلیں کس نئی راہ پر
اور نئی راہ جانے کہاں جائے گی

Marfat.com

ذکرِ قائد

راجا رشید محمود

زندگی تاریکیوں میں گُم تھی میرے ہمنشیں
تھی بھیانک تیرگی ماحول کے پیشِ نظر

اور فلک پر اک ستارہ بھی نہ تھا روشن کوئی
رات کی گہرائیوں میں ڈوب جاتی تھی سحر

جادۂ روشن دکھایا حضرت اقبال نے
ہاں وہی جادہ - کہ ہے جو منزلِ نجم و قمر
اس طرح کوشاں ہوئے راہِ وفا میں اہلِ ذوق
سعیِ پیہم، جانفشانی مطمحِ قلب و نظر

روشناسِ منزلِ مقصود ہو سکتے نہ تھے
رہنمائی قائدِ اعظمؒ نہ فرماتے اگر
چھ ستمبر کو انھی کی رہنمائی کے سبب،
پا سکے کفّار پر فضلِ خدا سے ہم ظفر

آج پھر ہیں غیرتِ قومی کی رہ پر گامزن
گردِ راہِ قائدِ اعظمؒ ہوئی ہے ہم سفر

Marfat.com

ان کا استقلال و تنظیم و اخوت کا سبق
ہم مسلمانوں کو ہر اک جنگ میں دے گا ظفر

دیں کے دشمن خائب و خاسر رہیں گے ملک میں
اور ختم المرسلیںؐ کے نام لیوا بہرہ ورہ

آج ارضِ پاک میں قائد کا ذکرِ خیر ہے،
دیکھنا محمود حدِّ ذوقِ اربابِ نظر

قائد اعظمؒ کے حضور

تسنیم کوثر گیلانی

اے قائدِ اعظمؒ
وہی آواز سُنا دے
وہی آواز جو اک قوم کی تقدیر بنی تھی
گفتار میں، کردار میں، ہر دل میں ڈھلی تھی
طوفاں میں پلی تھی

اے قائدِ اعظمؒ
وُہی جذبات جگا دے
جذبات ۔ جو اِک قوم کے اعمال بنے تھے
آغوش میں طوفان لئے آگے بڑھے تھے ۔
رستوں پہ چلے تھے کبھی راہوں میں کٹے تھے ۔

اے قائدِ اعظمؒ

ہمیں تنظیم سکھادے۔

ہمیں ایمان عطا کر، ہمیں احساس عطا کر، ہمیں آواز عطا کر

ہمیں اِک قوم بنادے

ہمیں وہ درس سکھادے

جو کبھی تونے دیا تھا

اک ذرّۂ ناچیز کو ہم دوشِ ثریا بھی کیا تھا۔

Marfat.com

حسرتِ تعمیر
قائدِ اعظمؒ کے حضور میں

ناصر کاظمی

کارگاہِ شوق میں خالی ہے تیری جا ! ابھی
قائدِ اعظمؒ تجھے بھولی نہیں دُنیا ابھی

ہم سے جو وعدہ کیا تھا تو نے پورا کر دیا
اپنا وعدہ ہے مگر شرمندۂ ایفا ابھی

گرچہ تیرے فیض سے آباد ہے بزمِ سُبو
اہلِ ہمت سے مگر خالی ہے میخانہ ابھی

فکرِ تعمیرِ چمن میں ہم بھی جلتے ہیں ، مگر
تو نے جو سوچا تھا وہ ہم نے نہیں سوچا ابھی

دن منا لیتے ہیں تیرا اور سو جاتے ہیں پھر
مجھ کو اپنے ہمنواؤں سے ہے یہ شکوا ابھی

ہاں ابھی درکار ہے کچھ اور خونِ دل اسے
سبزہ اس گلزار کا ہے ہم سے بیگانہ ابھی

Marfat.com

کچھ عناصر ہیں کہ جن کے پُر ہوس انفاس سے
اس جہانِ پاک کا دامن ہے کچھ میلا ابھی

آ رہی ہے وادیٔ کشمیر سے پیہم صدا
تشنۂ تکمیل ہے اس دیس کا نقشہ ابھی

پھونک ڈالے جو خس و خاشاکِ غیر اللہ کو
دل کے خاکستر میں وہ شعلہ نہیں بھڑکا ابھی

تو بھی سچ کہتا ہے ناصرؔ سرد ہے محفل مگر
سچ تو یہ بھی ہے کہ تیرا دل نہیں جاگا ابھی

صغیر حسین خاں نظیر لدھیانوی

لہرایا ترے ہاتھ میں اسلام کا پرچم — اے قائدِ اعظمؒ
ہمراہ ترے امّتِ سرکارِ دو عالم — اے قائدِ اعظمؒ
اسلامیوں کو تو نے ہی اک قوم بنایا — اِک رہ پہ لگایا
تو نے ہی کیا قوم کی بنیاد کو محکم — اے قائدِ اعظمؒ
اک عمر سے بے چین تھا جو پیاس کے مارے — گنگا کے کنارے
اس قافلے کو تو نے دکھائی روزِ مزم — اے قائدِ اعظمؒ
اس دیس میں اس وقت دیا تو نے سہارا — بگڑی کو سنوارا
اُدبار کا ہنگام تھا اور قوم تھی بے دم — اے قائدِ اعظمؒ
پیری میں جوانوں کے سے انداز دکھائے — اعجاز دکھائے
ہمت کو تری دیکھ کے حیران ہے رستم — اے قائدِ اعظمؒ
بیشک کسی صورت سے خریدا نہ گیا تو — بے داغ رہا تو
دل تیرا لبھا سکتے ہیں دینار نہ درہم — اے قائدِ اعظمؒ
ہے تیری صدا ٹوٹے ہوئے دل کا سہارا — بیماروں کا چارہ
ہے تیری نظر زخمِ جگر کے لئے مرہم — اے قائدِ اعظمؒ

Marfat.com

اسلام کی محفل میں وہ سرمست جواں ہیں — شیرانِ ثریاں ہیں
تھم جائے جو وہ گردشِ دَوراں کو کہیں تھم — اے قائدِ اعظمؒ
اس قلزمِ وحدت کا شناور ہے مسلماں — جس کا نہیں پایاں
کب بحر در آغوش کو منظور ہے شبنم — اے قائدِ اعظم

Marfat.com

قائدِ اعظمؒ

ہدایتُ اللہ اختر

لباسِ عزم و عمل میں وہ باوقار آیا
خزاں کا دَور گیا موسمِ بہار آیا
کسی نے اس کے عزائم کو لازوال کیا
کسی نے قائدِ اعظمؒ اسے خیال کیا

مُردہ رُوح کو اک تازہ رنگ رُوپ ملا
ہوائے صبحِ مسرّت سے غنچہ دل کا کھلا
جہاں میں دَورِ غلامی کا ختم ہو کے رہا
زمیں کے دل میں وہ خوشیوں کے بیج بو کے رہا

یہ سب درست ہے بدلی فضا زمانے کی
ضیا پذیر ہوئیں سُرخیاں فسانے کی
یہ سب درست کہ سازوں پہ گیت لہرائے
بڑے حسین تصوّر بڑے قریب آئے

بجا کہ صبح وطن ہے بہار کی تقریر
مگر اداس ابھی تک ہیں جموّں و کشمیر

یہ داغ صبحِ وطن کی جبیں سے دھونا ہے
اس ایک فرض سے بھی سرخرو تو ہونا ہے

Marfat.com

اغلاط نامہ

نمبر شمار	غلط الفاظ	صحیح الفاظ	صفحہ نمبر	سطر نمبر
۱	رکھی تھی	رکھی تھیں	۵	۷
۲	ہے	وہ	۷	۱
۳	آج دنیا	آئی دنیا	۷	۳
۴	وارفتن	دارِ فتن	۹	۶
۵	صاحب جفا	صاحب وفا	۱۱	۸
۶	خود آشنا	خرد آشنا	۱۴	۱
۷	ہیں بہم	ہیں باہم	۱۶	۱۰
۸	ہیں شمع رہ ترا	ہیں شمع رہ تیرے	۳۲	۳
۹	کنارے آگئی	کنارے آگہی	۳۳	۲
۱۰	حافظ	عطاء اللہ سجاد	۳۴	۲
۱۱	قوی	قویٰ	۳۵	۹
۱۲	مسٹر علی جیتا	مسٹر علی جینا	۳۵	۱۲
۱۳	مقرہ	مقبرہ	۴۱	۱۲
۱۴	مرد ارض پاکستان	مردِ ریاضِ پاکستان	۴۳	۶، ۸
۱۵	عزم کامران	عزمِ کامراں	۵۴	۵
۱۶	جیسے ملے	جیسے ملی	۵۶	۸
۱۷	تھی چناروں	تھیں چناروں	۵۷	۱۵
۱۸	پیکر آثار	پیکرِ ایثار	۶۱	۱۰
۱۹	چمک	چمکے	۶۴	۲
۲۰	کارواں خرد	کاروانِ خرد	۶۴	۶
۲۱	دیدہ حق میں	دیدۂ حق بیں	۷۲	۲
۲۲	دشوار انگیز	شور انگیز	۷۳	۴
۲۳	مقصد	مقصود	۷۵	۸
۲۴	لہو اور پسینے ہیں	لہو اور پسینے میں آلود ہیں	۷۵	۹
۲۵	قائم ہیں	قائم ہیں	۷۵	۱۰
۲۶	جگر دوز ادا	جگر دوز روداد	۷۶	۲
۲۷	زرکا	زرکار	۷۶	۴
۲۸	مقصد	مقدس	۷۶	۵
۲۹	ہم سندھی، پختون و پنجابی و بلوچی	ہم سندھی، پنجابی و پختون و بلوچی	۸۹	۹

Marfat.com